صبحِ صادق

انجمنِ تحفظِ تقدیسِ ادب
جلال پور - فیض آباد
یو - پی -

سلسلہ اشاعت نمبر ۱

صبحِ صادق

صبحِ صادق

شعرائے جلال پور کی نعتیہ شاعری کا اوّلین مجموعۂ انتخاب

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز

پر

عالمی خیر مقدمی تقریبات

کے سلسلے کی

ایک کڑی

انجمن تحفظ تقدیس ادب

قصبہ جلال پور ضلع فیض آباد

یو۔ پی ۔۔۔ ۲۲۴۱۴۹

(جملہ حقوق بحق انجمن محفوظ)

سن اشاعت ——— ربیع الاول ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء

تعداد اشاعت ——— ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

سرورق ——— محمد اسمٰعیل آرٹسٹ۔ الہ آباد

کتابت ——— نظیر احمد خاں خوشنویس۔ الہ آباد

طباعت ——— تاج آفسٹ پریس بخشی بازار۔ الہ آباد

ہدیہ ——— (دس روپیہ) Rs. 10/-

ناشر و تقسیم کار

انجمن تحفظ تقدیس ادب

قصبہ جلال پور، ضلع فیض آباد

یو۔ پی ——— ۲۲۴۱۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝

الفرآن ، سورۂ انبیاء

آیۃ ، ۱۰۷

ترجمہ :

اور (اے رسولؐ)

ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے

رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ۝

"القرآن"

ترجمہ :

بیشک آپؐ

اخلاق کے سب سے اعلیٰ مرتبہ پر

فائز ہیں۔

آئینہ دارِ پرتوِ مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکار زشانِ محمدؐ است

مرزا غالب

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰؐ است
آبروے ما ز نامِ مصطفیٰؐ است

علامہ اقبالؒ

آئینہ ترتیب

۱۔ مقدمہ ———— سید صباح الدین عبد الرحمن ———— ۹
۲۔ مدعائے ضروری الاظہار ———— ۱۹
۳۔ لا الٰہ الا اللہ ———— علامہ اقبالؒ ———— ۲۳
۴۔ حمد باری تعالیٰ ———— انور جلال پوری ———— ۲۴
۵۔ حضرت تجمل جلال پوری (مرحوم) ———— ۲۶
۶۔ حضرت محوی " ———— ۳۱
۷۔ جناب ناچیز " ———— ۳۴
۸۔ جناب رسمی " ———— ۳۹
۹۔ جناب کیف " ———— ۴۱
۱۰۔ جناب بزمی " ———— ۴۸
۱۱۔ جناب حافظ " ———— ۵۰
۱۲۔ جناب معجز " ———— ۶۱
۱۳۔ جناب شہید القادری ———— ۶۲

۱۴۔ جناب فاخر جلال پوری ۶۸
۱۵۔ " اسد " " ۷۵
۱۶۔ " عرفان " " ۸۱
۱۷۔ " واصف نگینوری ۸۹
۱۸۔ " صمد ایزدی ۹۷
۱۹۔ " زاہد جعفری ۱۰۷
۲۰۔ " شفق جلال پوری ۱۱۷
۲۱۔ " انور " " ۱۲۳
۲۲۔ " شیدا " " ۱۲۶
۲۳۔ " عرفان پرویز ۱۳۰
۲۴۔ " شمسی قریشی ۱۳۲
۲۵۔ " نفیس جلال پوری ۱۴۲
۲۶۔ " اختر " " ۱۴۴
۲۷۔ " فراق " " ۱۴۹
۲۸۔ " آفاق " " ۱۵۳
۲۹۔ حضرت تجمل (مرحوم) " — سلام ۱۵۶
۳۰۔ حضرت علامہ اقبالؒ " — دعا ۱۵۸

مقدمہ

حضرت سید صباح الدین عبد الرحمٰن صاحب
ناظم دار المصنفین شبلی اکیڈمی
اعظم گڑھ

نعت عربی کا لفظ ہے، اس کے معنی وصف اور بیانِ وصف کے ہیں، لیکن یہ عام طور سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کے لئے استعمال ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور خراجِ عقیدت و محبت میں شروع ہی سے اشعار کہے گئے ہیں، خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے شمائل بیان کئے ہیں اور انہیں کی تقلید میں عربی زبان کے شعراء نے برابر نعتیہ اشعار کہے ہیں جو اگر جمع کر دیئے جائیں تو وہ معلوم نہیں کتنی جلدوں پر مشتمل ہوں۔

عربی نعت گویوں میں حضرت حسان، حضرت کعب بن زہیر کی نعتیں بہت مشہور ہیں اور بوصیری کا قصیدہ بردہ تو آج بھی جھوم جھوم کر پڑھا جاتا ہے۔ موجودہ صدی کے سب سے بڑے عربی شاعر امیر الشعراء شوقی (المتوفی ۱۹۳۲ء) نے بھی قصیدہ بردہ کی تقلید میں ایک نعت شریف علیٰ نہجِ بردہ لکھی ہے جو مختلف درسگاہوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ عربی کی نعتیہ شاعری کا اثر فارسی شاعری پر بھی ہوا، سنائی، خاقانی، عطار، نظامی، رومی، سعدی، امیر خسرو،

حسن سنجری، جامی، عرفی، قدسی اور اقبال نے جو نعتیں لکھی ہیں اس سے فارسی شاعری بہت مالا مال ہے۔ امیر خسرو کی وہ نعت جس کا مشہور مصرعہ یہ ہے۔ ع

محمدؐ شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

آج بھی محفل سماع میں جب پڑھی جاتی ہے تو سامعین کی روح میں تازگی اور بالیدگی پیدا ہو جاتی ہے گو بعض ناقدوں نے لکھا ہے، یہ نعت ان کے دیوان میں نہیں اس لئے یہ ان کی نعت نہیں ہو سکتی بلکہ کسی اور خسرو کی ہے۔ لیکن جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ یہ کس خسرو کی نعت ہے امیر خسرو کو اس سے محروم کر دینا زیادتی ہے۔

عرفی کی نعتیں فارسی شاعری میں بہت مشہور و مقبول ہوئیں۔ لیکن اس کا خود اعتراف ہے۔ ع

این فتویٰ ہمت بود ارباب ہمم را

اور نہ یہ بھی کہہ گیا ہے کہ ؎

عرفی مشتاب این رہ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

قدسی کی وہ نعت بھی بہت مشہور ہوئی جس کا مطلع یہ ہے ؎

مرحبا سید مکی، مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اردو نعت گوئی پر عربی و فارسی نعت گوئی کا اثر براہ راست ہے۔ امیر مینائی نے

صنم خانۂ عشق میں نعتیہ اشعار کہہ کر اردو شاعری میں ایک نئی جلا پیدا کر دی ہے، مگر نعت گوئی میں محسن کاکوروی کو جو شہرت حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہ ہو سکی، وہ صرف نعت ہی کہتے تھے ان کی کلیات ساری کی ساری نعتوں ہی پر مشتمل ہے۔ ان کا مشہور لامیہ قصیدۂ نعت وہ ہے جس کا مطلع یہ ہے۔ ؎

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

اِس نعت کا جواب آج تک نہ ہو سکا۔ خواجہ الطاف حسین حالیؒ کا وہ نعتیہ کلام جس کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے۔ ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مُرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اپنی کیفیت کے لحاظ سے آج بھی بیمثال ہے۔

علامہ شبلیؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کے سلسلہ میں جو اشعار کہے ہیں وہ بھی نعت گوئی کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور اس کا آخری شعر ؎

صَلِّ یا ربِّ علیٰ خیرِ نبی و رسول
صَلِّ یا ربِّ علیٰ افضلِ ہر جنّ و بشر

ایمان کو تازہ کرتا ہے۔

مولانا ظفر علی خاں نے بھی نعتیہ اشعار جھوم جھوم کر لکھے ہیں حفیظ جالندھری کا

نعتیہ کلام بھی بہت مقبول ہوا۔ زائرِ حرم حمید صدیقی اور بہزاد لکھنوی تو اپنی زندگی میں زیادہ تر نعت ہی لکھتے رہے اور یہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالمگیر محبوبیت کی دلیل ہے کہ ہندو شعراء نے بھی آپ کی ذاتِ مبارک سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور اچھے نعتیہ اشعار کہے جن میں کبیر داس بنارسی، سرور جہاں آبادی، کیفی دہلوی سر کشن پرشاد، ہری چند اختر، عرش ملسیانی، فراق گورکھپوری اور جگن ناتھ آزاد خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

آج سے تقریباً پانچ سال پہلے شفیق بریلوی نے "ارمغانِ نعت" کے نام سے عربی، فارسی، پشتو، سندھی اور اردو نعتوں کا ایک مجموعہ کراچی (پاکستان) سے شائع کر کے ایک بڑی مفید خدمت انجام دی تھی۔ اب یہ جان کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ چودہویں صدی ہجری کے اختتام پر اور پندرہویں صدی ہجری کے آغاز پر انجمن تحفظِ تقدیسِ ادب قصبہ جلال پور ضلع فیض آباد کی طرف سے بھی ایک مجموعہ شائع کیا جا رہا ہے جس میں یہ بڑی خصوصیت ہے کہ جلال پور کے شعراء کی نعتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ اس مجموعہ کو پڑھ کر یہ خوشی ہوئی کہ ایک قصبہ جلال پور میں اتنے قابلِ قدر شعراء ہیں جن کے نعتیہ کلام کا ایک انتخاب شائع کیا جا سکتا ہے، یہ سعادت ہندوستان کے کسی قصبہ کو شائد ہی حاصل ہو سکے گی۔

جن شعراء کا کلام شامل ہے ان کے نام یہ ہیں۔

حضرت تجمل مرحوم، محوی، ناچیز، رسمی، کیف، بزمی، حافظ، معجز، شہید القادری فاخر، اسد، عرفان، واصف، صمد، زاہد، شفق، انور، شیدا، شمسی، نفیس، اختر، فراق

اور آفاق۔

اس مجموعہ کی ابتدا اقبال کی ایک حمدیہ نظم سے کی گئی ہے۔ اس کے بعد انور جلال پوری کی ایک حمد ہے جس کی ابتدا اس شعر سے ہوئی ہے۔ ؎

زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا
نگاہ و دل میں سما رہا ہے جلال تیرا جمال تیرا

ان کی ایک نعت بھی شامل ہے جس میں وہ کہتے ہیں ؎

آجکل دنیا میں جو ہیجان ہے بحران ہے ۔۔۔ ہر بشر کی زندگی کے گرد اک طوفان ہے
باخبر شیطان ہے اور نیند میں انسان ہے ۔۔۔ اِن مسائل کا جہاں میں حل فقط قرآن ہے
"دونوں عالم پر محمد ﷺ کا بہت احسان ہے"

وہ خود ایک نوجوان شاعر ہیں ایک نوجوان شاعر کا یہ پیام نوجوانوں کے لئے بہت مؤثر ہو سکتا ہے۔ اُمید ہے کہ جلال پور کے نوجوان اس پیام سے ضرور متاثر ہونگے اور وہ اپنے کردار و گفتار سے یہ ثابت کر دیں گے کہ واقعی اس جہاں میں سارے مسائل کا حل فقط قرآن ہے اور خود انور جلال پوری سے بھی یہی اُمید ہے کہ انھوں نے جو پیام دیا ہے اس پر خود بھی عمل کر کے دکھائیں گے۔ وہ ہونہار شاعر ہیں اور اگر اسی پیام کی بازگشت برابر ان کے کلام میں سُنائی دی تو ان کی شاعری بامقصد ہو جائے گی۔ یہ طرح خاص طور پر انجمن تحفظ تقدیس ادب کی طرف سے دی گئی ہے۔ اس مجموعہ میں اس طرح میں جلال پور کے اور شعرا کرام مثلاً رسمی، کیف، بزمی، حافظ، معجز، فاخر، اسد، واصف

رعرفان، صمد، شہید القادری، شفق، شیدا، عرفان پرویز، شمسی قریشی، نفیس اور اختر کی بھی نعتیہ نظمیں ہیں۔

طرح میں غزلیں یا نعت کہنا آسان نہیں، لیکن جلال پور کے اتنے شعراء نے اتنی طرحی نعتیں کہہ کر اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ اس سرزمین میں شعر و شاعری کا ذوق بہت ہی رچا ہوا ہے۔ ان میں بعض بہت ہی پرانے شاعر بھی ہیں مثلاً محوی جلال پوری ایک پرانے شاعر ہیں ان کا بھی یہ شعر ؎

دے سکی دُنیا نہ جس کا آج تک محوی جواب
ہادیٔ اعظم کا ایسا معجزہ قرآن ہے

نوجوانوں کے لئے ایک پیام ہے۔

مُنشی پرشوتم داس ناچیز کا یہ شعر ؎

تیرے کوچے کا رہوں بن کر ہمیشہ میں گدا
اے مرے آقا مرے دل کا یہی ارمان ہے

اس لائق ہے کہ اس کو پڑھ کر آمین کہا جائے۔

انصار حسین صاحب نے یہ کہہ کر مسلمانوں کے پختہ ایمان کا اظہار کیا ہے ؎

بعد احمد پھر پیمبر ہو نہیں سکتا کوئی
آیۂ اکملت سے قدرت کا یہ اعلان ہے

بزمی جلال پوری نے یہ کہہ کر مسلمانوں کی رگِ حمیت پر ایک ضرب لگائی ہے ؎

دعوئ حُبِّ نبیؐ ہو اور عمل کچھ بھی نہ ہو

ہاں یہی عشقِ رسولؐ پاک پر بہتان ہے

اسی قسم کی آواز جناب حافظ صاحب جلال پوری کے اس شعر میں سنائی دیتی ہے۔ ؎

پیروئ سُنّتِ نبوی ضروری ہے بہت

ورنہ حافظ آدمی کا ہر عمل بے جان ہے

معجز صاحب جلال پوری نے اسی بات کو اپنے انداز میں اس طرح کہا ہے۔ ؎

کلمہ گو اے کاش اپنے فرض کو پہچانتے

یا نبیؐ تو منہ سے کہہ لینا بڑا آسان ہے

خدا کرے جلال پور کے ہر فرد کے ذہن پر فاخر صاحب کا یہ شعر چھایا ہو۔ ؎

دل میں حُبِّ مصطفٰےؐ اور لب پہ ذکرِ مصطفٰےؐ

آخرت کا میری اے فاخر یہی سامان ہے

اور شائد جلال پور کے شعراء میں یہ جذبہ کارفرما ہے جس کی ترجمانی اسد صاحب نے یہ کہہ کر کی ہے۔

وقتِ مُردن روضۂ خیرالوریٰ ہو سامنے

اب اسد کے قلبِ مضطر کا یہی ارمان ہے

واصف صاحب کے یہاں بھی یہی جذبہ ہے ؎

وہ مقدس آستاں ہو اور ہو میری جبیں
کاش پورا ہو، یہی دل کا مرے ارمان ہے

عرفان صاحب نے یہ شعر کہہ کر اپنی اس عقیدت کا اظہار کیا ہے جو ہر مسلمان کے دل میں ہونی چاہئے ؎

اُن کی عظمت، اُن کی حرمت، اُن کی رفعت کی قسم
جو انھیں دل سے نہ مانے وہ بھی کیا انسان ہے

صمد ایزدی صاحب نے موجودہ مسلمانوں کے جذبات کی بارگاہِ رسولؐ میں یہ کہہ کر ترجمانی کی ہے ؎

دور کردے عالم اسلام کی بےچینیاں
ہر طرف ہیجان ہے، طوفان ہے، بحران ہے

شہید القادری صاحب کے اس شعر پر تو سبھی مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ ؎

ناز ہے اُن پر شہید القادری کو ناز ہے
وہ شفیع المذنبیں ہیں اُن کا یہ فرمان ہے

زاہد جعفری صاحب نے اپنی عقیدت کا اس طرح اظہار کیا ہے۔ ؎

مردِ مومن ہے وہ شیدائے شہِ ذیشان ہے

شفق صاحب نے اس بات کا اظہار اس طرح کیا ہے۔ ع

مصطفٰےؐ کے نقشِ پا کا جسکو بھی عرفان ہے
تا قیامت لائقِ صد رشک وہ انسان ہے

شیدا صاحب نے اپنے اس شعر میں جو تمنّا کی ہے کہ۔ ؎

گنبدِ خضرا ہو وقتِ مرگ میرے سامنے
یا رسولؐ اللہ شیدا کا یہی ارمان ہے

اس کے لئے دُعا ہے کہ ان کی یہ آرزو پوری ہو۔

عرفان پرویز صاحب کا یہ عقیدہ بھی مُسلمانوں کے صحیح جذبات کی ترجمانی ہے۔ ؎

آگ دوزخ کی اسے ہرگز جلا سکتی نہیں
جان و دل سے جو رسولؐ اللہ پر قربان ہے

شمسی قریشی کا یہ شعر بھی ایک حقیقت ہے۔ ؎

اے مدینہ! صرف نعلینِ نبیؐ کے فیض سے
ذرّہ ذرّہ تیرا رشکِ لولوٗ و مرجان ہے

نفیس جلال پوری نے بھی یہ کہہ کر مُسلمانوں کے صحیح جذبات کا اظہار کیا ہے ؎

قبر کی تاریکیاں بھی خود بخود چھٹ جائیں گی
جلوہ گر سینہ میں گر حُبِّ شہِ ذیشان ہے

خدا کرے آفاق صاحب کا یہ ارمان پورا ہو۔

کاش اے آفاقؔ مِل جائے درِ اقدس کی خاک

میں اُسے آنکھوں سے بوسہ دوں یہی ارمان ہے

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی غیر طرحی نعتیں اس مجموعہ میں شامل ہیں اور ان میں اسی طرح کے پاکیزہ اشعار کہہ کر دربارِ رسالت میں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

نعت ایک مشکل صنفِ سخن ہے، اس میں ادنیٰ سی بے احتیاطی اور حدود و مراتب میں امتیاز نہ کرنے سے عقیدے میں فرق آجاتا ہے۔ اس مجموعہ میں بیشتر نوجوانوں کا کلام ہے جو نوجوانی کے اثرات سے خالی نہیں لیکن توقع ہے کہ مشق و ممارست کے بعد ان کے کلام میں پختگی پیدا ہو جائے گی۔

جلال پور کے شعراء تحسین و آفریں کے مستحق ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں اپنے خلوص و محبت کا یہ نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اور سارے مسلمانوں کے دلوں کو حبِ رسولؐ سے سرشار کرے اور سب کو آپ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

دعا ہے کہ یہ مجموعہ مقبول ہو۔

سید صباح الدین عبدالرحمٰن

دار المصنفین

۲۹ اگست ۱۹۷۶ء

مدعائے ضروری الاظہار

چودہویں صدی ہجری کے ختم ہوتے ہی پندرہویں صدی ہجری کا آغاز ہونے والا ہے۔ اس وقت ساری دنیا مختلف انداز میں اس کے خیر مقدم کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ شعرائے جلال پور و نگپور کے نعتیہ کلام کا یہ انتخابی مجموعہ بھی اسی خیر مقدم کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جو "صبح صادق" کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے اس میں صرف جلال پور و نگپور کے شعراء کی منتخب نعتیں ہیں۔ اس کو انجمن تحفظ تقدیس ادب جلال پور (فیض آباد) پندرہویں صدی ہجری کے آغاز پر شائع کر رہی ہے۔

انجمن تحفظ تقدیسِ ادب یکم نومبر ۱۹۷۶ء کو قصبہ کے چند نو عمر محبانِ اردو کی کوششوں سے وجود میں آئی اور ناسازگار حالات کے باوجود یہ انجمن اپنی سرگرمیوں میں مشغول رہی یہاں تک کہ اب خدا کے فضل سے اس انتخاب کے اخراجات کو پورا کرنے کی اہل ہے۔

اس انتخابی مجموعہ کی ترتیب میں کلام کے معیار کے بجائے کلام کے کہنے والوں کی عمر کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مختصر تعارف کے طور پر شعراء کی تاریخ پیدائش، نام اور تخلص بھی دیدیئے گئے ہیں اس مجموعہ میں صرف انھیں شعراء کے نعتیہ کلام شامل کئے گئے ہیں جن کا جلال پور یا نگپور آبائی وطن ہے۔ نگپور، جلال پور سے تقریباً متصل ہی ہے

دست بہ دعا ہیں کہ خدا !

دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

آمین

شمسی قریشی

سکریٹری

انجمن تحفظ تقدیس ادب

قصبہ جلال پور ضلع فیض آباد

یو ۔ پی

دوشنبہ

۱۹ شوال المکرم سنہ ۱۴۰۰ھ

مطابق

یکم ستمبر سنہ ۱۹۸۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

علامہ اقبال

خودی کا سرِّ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
خودی ہے تیغ، فساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہ مال و دولتِ دُنیا یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہ نغمہ فصلِ گُل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

حمد

انور جلال پوری

زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا
نگاہ و دل میں سما رہا ہے جلال تیرا جمال تیرا

ترے ہی اک لفظِ کُن کے صدقے میں بن گئی کائنات ساری
ازل سے یوم النشور کی شام تک ہے تیرا ہی فیض جاری
حسین تر ہے عظیم تر ہے یہ رتبۂ لازوال تیرا
زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا

حیات تجھ سے، ممات تجھ سے، حقیقتِ کائنات تجھ سے
تمام سمتوں کی بات تجھ سے فسانۂ شش جہات تجھ سے
حکومتِ غرب و شرق تیری، جنوب تیرا شمال تیرا
زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا

جو کام جیسے بھی ہو رہا تھا ہے اب بھی ویسے شروع ہوتا
مقررہ وقت و سمت سے ہی ہے روز سورج طلوع ہوتا
زمانے والوں سے کہہ رہے کوئی کہ دیکھ لیں اعتدال تیرا
زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا

پیمبرِ وقت کی بھی نظریں ٹھہر نہ پائیں رخِ حسیں پر
بس اک جھلک ہی کے بعد بیہوش ہو کے موسیٰ گرے زمیں پر
کہاں کسی میں ہے تاب، دیکھے جو جلوۂ ذوالجلال تیرا
زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا

نوازشِ صبح و شام تجھ سے طلسمِ لیل و نہار تجھ سے
ہر عہد کا اعتبار تجھ سے، ہے گردشِ روزگار تجھ سے
زمانہ تیرا صدی بھی تیری، فسانۂ ماہ و سال تیرا
زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا

مری تو اپنی رضا نہیں کچھ، ہے تو ہی میری رضا کا مالک
ہر ابتدا، انتہا کا مالک، ہے تو ہی روزِ جزا کا مالک
بروزِ محشر ہو کاش بہتر جواب میرا سوال تیرا
زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا

ترا ہی ذکر بلند کرنا جہاں میں شاعر کی آبرو ہے
یہی تو انور کی ہے تمنا یہی تو انور کی آرزو ہے
تو اس سے پہلے ہی موت دیدے نہ دل میں ہو جب خیال تیرا
زبانِ ناقص سے کیا بیاں ہو خدائے برتر کمال تیرا
نگاہ و دل میں سما رہا ہے جلال تیرا جمال تیرا

تخلص ـــــــ تجملؔ جلال پوری
نام ـــــــ تجمل حسین خاں
پیدائش ـــــــ ....؟
وفات ـــــــ ۱۴ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ

نعت شریف سرورِ کونین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

دیکھے جو بے نقاب رسولؐ زمن کا رُخ
ہو جائے بے ضیا مہِ چرخِ کہن کا رُخ

اہلِ گناہ دیکھ رہے ہیں اُسی طرف
محشر میں جس طرف ہے رسولِؐ زمن کا رُخ

قرباں گُلِ مدینہ پہ ہے عندلیبِ دل
کیوں دیکھنے لگا وہ کسی گُل بدن کا رُخ

پہنچے درِ نبیؐ پہ ہوئے شادکام ہم
اللہ اب دکھائے نہ رنج و محن کا رُخ

سو جانیں اُس کی آنکھ پہ قربان کیجئے
دیکھا ہے جس نے پیارے رسولِؐ زمن کا رُخ

چمکیں مرے نصیب دکھادو جمال تم
یا مصطفےؐ! سیاہ ہو چرخِ کہن کا رُخ

خوش ہوں جو شعِ نعت تجمّل سُنائے تو
تیری طرف ہے دیر سے اہلِ سخن کا رُخ

نعت شریف

خوش نصیبی سے جو دیدارِ پیمبر ہوگا
عرشِ اعظم پہ مزاجِ دلِ مضطر ہوگا

جس گھڑی پائے مُبارک پہ مرا سر ہوگا
دیکھنا سر پہ مرے دستِ پیمبر ہوگا

میرے آنسو سے ہوا نوحؑ کا طوفاں برپا
کس کو معلوم تھا قطرہ یہ سمندر ہوگا

تو ہے محبوبِ خدا، تو ہے شہِ جنّ و بشر
یا نبیؐ کون تیرے حُکم سے باہر ہوگا

میں وہ عاشق ہوں کہ پھر بھی نہ تسلّی ہوگی
روز سَو بار جو دیدارِ پیمبر ہوگا

حُسنِ یوسفؑ میں کہاں حُسنِ رسولِ عربی
ذرّہ کس طرح بھلا مہر کا ہمسر ہوگا

موت آئے گی جو کعبے کی گلی میں اُس کی
رُخ تجلّی کا سوئے روضۂ سرور ہوگا

نعت شریف

تیرے مدّاح کے گر ہاتھ نہ آئے کاغذ
نعت لکھنے کو وہیں عرش سے آئے کاغذ

عزم وصفِ رُخِ روشن جو کیا دل نے میرے
آج جبریلِ امیں نور کا لائے کاغذ

پھر بھی نعتِ شہِ لولاک رقم ہو نہ سکے
صفحۂ ارض وسما کا جو بنائے کاغذ

نور کے حرف بنے مدحِ رُخِ انور سے
دیکھنا بڑھ گئی ہے کتنی ضیائے کاغذ

صفحۂ دل پہ میں لکھ لوں گا ثنائے حضرتؐ
کوئی بازار سے لائے کہ نہ لائے کاغذ

ثبت ہو مہرِ نجات اس پہ بحق احمدؐ
روزِ محشر جو مرے سامنے آئے کاغذ

خوش ہوئے تجھ سے نبی اور رضامند خدا
اے تجمل ہے دم نعت صدائے کا غذ

نعت شریف

نبی جی سر عرش جاوت ہیں دیکھو
وہ معراج کا تاج پاوت ہیں دیکھو

مناوت ہیں کیسی خوشی آسماں پر
فلک اپنی آنکھیں بچھاوت ہیں دیکھو

اُٹھاوت ہیں مُکھڑے سے پردہ نبی جی
جمال اپنا رب کو دکھاوت ہیں دیکھو

شفاعت کا بیوت ہیں اقرار حق سے
سب اُمت کی بگڑی بناوت ہیں دیکھو

جو دیکھا ہے مُکھڑا اس گل عرش دیکھو
نبی جی پہ قربان جاوت ہیں دیکھو

اُٹھاؤ نظر کردو بلہار تن من
تجمل وہ تشریف لاوت ہیں دیکھو

نعت شریف

منم عاشقِ جان نثارِ محمدؐ — جگر خستہ و دل فگارِ محمدؐ

بہارِ گلستانِ فردوس دیدم — رسیدم قریبِ مزارِ محمدؐ

خدایا ز گلہائے داغِ محبت — شود سینہ لالہ زارِ محمدؐ

نمائندۂ رنگِ باغِ ہدایت — حسینؓ و حسنؓ گلعذارِ محمدؐ

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ — بُدند از ازل جان نثارِ محمدؐ

مفخّر شد از کفشِ او عرشِ اعظم — زہے عظمت و افتخارِ محمدؐ

خداوند ارض و سما بود ہر دم — معینِ ہمہ کاروبارِ محمدؐ

چہ کار از مہ و مہر گردوں دلم شد — فدائے رُخِ نوربارِ محمدؐ

خطابِ امیں گشت قبل از رسالت — چہ در قوم بود اعتبارِ محمدؐ

کجا شانِ موسیٰؑ کجا شانِ عیسیٰؑ — کجا عزّ و جاہ و وقارِ محمدؐ

ہمین ست بس آرزوئے تجمّل
کند گوہر جان نثارِ محمدؐ

تخلص —— محوی جلال پوری

نام —— جمال احمد

پیدائش —— نومبر ۱۹۰۴ء (جلال پور)

نعت پاک

طرحی

اس حقیقت سے نہ منکر ہوگا جو انسان ہے / ساری[1] دنیا پر محمدؐ کا بڑا احسان ہے

سچ جو پوچھو پیکرِ بے جان تھی یہ کائنات / آپؐ کی ذاتِ گرامی در حقیقت جان ہے

آپکی رفعت کے آگے ہر بلندی پست ہے / جز خدا کے کون جانے آپکی کیا شان ہے

دل مرا سرشار ہے عشقِ رسولِ پاکؐ سے / آپکی الفت ہی میرا دین ہے ایمان ہے

صبحِ طیبہ کا شرف بن جائے کبھی خلدِ نگاہ / خوبصورت کتنا میرے دل کا یہ ارمان ہے

عشقِ سرکارِ دو عالم، الفتِ ختمِ رسل / ہیں مبارک زندگی کا جنکی یہ عنوان ہے

نامِ نامی ہے محمدؐ جس کا وہ اُمّی لقب / ہے فرشتوں پر شرف جس کو وہ انسان ہے

دے سکی دنیا نہ جس کا آج تک محوی جواب
ہادیٔ اعظمؐ کا ایسا معجزہ قرآن ہے

لے:- مصرعۂ طرح میں تصرف کیا گیا ہے۔

نعت شریف

کب چلی تھی صبا مدینے سے
آ لگا لوں تجھے میں سینے سے

عشق حضرت سے قدر ہے دل کی
حسن خاتم کا ہے نگینے سے

ہے تلاشِ ریاضِ خلد مجھے
راستہ مل گیا مدینے سے

بحرِ آفت میں تھی جو یادِ حبیب
پار اترے اسی سفینے سے

دل کو سمجھا دے اے تصورِ شاہ
رو رہا ہے لپٹ کے سینے سے

ہجر ہے سخت اور دلِ نازک
کیا اُٹھے چوٹ آبگینے سے

ذکرِ حق کو کیا درود پہ ختم
گئے کعبہ پھرے مدینے سے

ہجر میں طولِ شب کا ہے کیا ذکر
دن ہے بڑھ کر کئی مہینے سے

عرض کرنا صبا یہ بعدِ سلام
دور کب تک رہوں مدینے سے

کیسے کیسے گہر ملے محوی
مجھ کو اس نعت کے خزینے سے

نعت شریف

چل سوئے طیبہ کہ اے دل ہے بہار آئی ہوئی
کہہ رہی ہے کچھ اشاروں میں گھٹا چھائی ہوئی

دل چڑھائے ہیں مزارِ پاک پر عشاق نے
سب سمجھتے ہیں کہ کچھ کلیاں ہیں مرجھائی ہوئی

ذکر کی لذت، تلاوت کا مزہ، لطفِ نماز
آپ ہی کی ہیں یہ ساری نعمتیں لائی ہوئی

رات بھر حضرت ہیں، میں ہوں اور عرضِ حال ہے
باریابی ہو گئی جب شامِ تنہائی ہوئی

جلوہ فرمائیں اب کیا رحمتِ عالم ہے دیر
حشر کا ہنگامہ ہے، خلقت ہے گھبرائی ہوئی

اپنے سینے میں چھپا لوں گنبدِ خضرا کو میں
پڑ رہی ہے قدسیوں کی آنکھ للچائی ہوئی

اب ہے محوی لطف دوری میں حضوری کا مجھے
نعت گوئی پر طبیعت جب سے ہے آئی ہوئی

تخلص ــــــ ناچیز جلال پوری

نام ــــــ منشی پرشوتم داس

پیدائش ــــــ ۱۰ نومبر ۱۹۱۴ء (جلال پور)

نعتِ شریف

طرحی

ہے خدا کا دوست تو تیری نرالی شان ہے
مذہبِ اسلام کی بس تو ہی تو اِک جان ہے

ہر جگہ ظاہر ہے تو، ہر لب پہ تیرا نام ہے
ہے تو ہی شانِ خدا تجھ سے جہاں کی شان ہے

راہِ حق ہر دو جہاں کو آخرش بتلا دیا
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

یوں تو کہنے کیلئے انسان ہیں سب ہی مگر
ہو محبت دل میں جس کے تیری وہ انسان ہے

تیرے کوچے کا رہوں بن کر ہمیشہ میں گدا
اے مرے آقا مرے دِل کا یہی ارمان ہے

لَو لگاتا جائے گا جب اُن سے اے ناچیز تو
تیری ہر مشکل بھی تب تیرے لئے آسان ہے

نعت شریف

کہاں تک کروں میں بیانِ محمدؐ
بہت طول ہے داستانِ محمدؐ
ہے فرمانِ خالق بیانِ محمدؐ
کلامِ خدا ہے زبانِ محمدؐ

کسی اور کے در پہ سر کیوں جھکاؤں
سلامت ہے جب آستانِ محمدؐ
وہیں کفر، ایمان سے کانپ اُٹھا
جہاں بھی گڑا ہے نشانِ محمدؐ

جہاں سر بہ سجدہ ہیں عرشی و فرشی
ہے ناچیز وہ آستانِ محمدؐ

نعت شریف

نرالی دو جہاں سے رہنمائی ہے محمدؐ کی
خدا کی آشنائی، آشنائی ہے محمدؐ کی

فضیلت کون سی دی ہے مرے اللہ نے اُنکو
کہ خود اللہ کے ہوتے خدائی ہے محمدؐ کی

بھلا سمجھیں گے کیا اہلِ جہاں یہ مرتبہ اُن کا
مرے اللہ تک جب خود رسائی ہے محمدؐ کی

دلِ بیتاب کی بے طاقتی کیا ہو بیاں اُس دم
کہ جس دم ہجر کی شب یاد آئی ہے محمدؐ کی

نہیں ہے خوف اے ناچیز کچھ نارِ جہنم کا
مجھے جب تا محمدؐ یاد لائی ہے محمدؐ کی

نعت شریف

خدا کے دوست محمدؐ جہاں میں کیا آئے
کہ اپنی ڈوبتی نیّا کے ناخدا آئے

خدا کی ذات کا قائل نہ تھا جب یہ عالم
بحکمِ رب وہ یہاں بن کے ناصحا آئے

زہے نصیب دو عالم کی رہنمائی کو
خدا کے گھر سے نبیؐ بن کے رہنما آئے

کبھی ہوا نہ کسی کو یہ مرتبہ حاصل
جہاں میں یوں تو کئی ایک پیشوا آئے

یہی سمجھ کے کہ ناچیز پر کرم ہو گا
بھری کا غموں سے کہانی انھیں سنا آئے

نعت شریف

مانا کہ اس جہاں میں ہو، گو تم خدا نہیں
ثانی تمھارا پر کوئی پیدا ہوا نہیں

رحم و کرم کا ہے تو ہی اک بحرِ بے کراں
عالم میں بھلا کس کو تیرا آسرا نہیں

کشتی بھنور میں اپنی پھنسی ہے بری طرح
اب آکے بچا لیجئے کوئی ناخدا نہیں

نظروں میں ہر کسی کے سمائے ہوئے ہو تم
پیارا جہاں میں تم سا کوئی دوسرا نہیں

پیغام حق سنا کے کیا سب کو ہوشیار
دنیا میں آپ جیسا کوئی باوفا نہیں

مانا کہ آج دہر میں تم ہو نہیں مگر
لوحِ جہاں سے نام تمھارا مٹا نہیں

ناچیز کی نظر میں سمائے ہو جب سے تم
بھاتا اُسے جہاں میں کوئی دوسرا نہیں

تخلص — رسمی جلال پوری
نام — شمس الدین
پیدائش — ۱۹۲۰ء

نعت شریف

طرحی

زندگانی کا ہماری اب نیا عنوان ہے
لب پہ نامِ مصطفےٰ ہے ہاتھ میں قرآن ہے

ہے یہ کردارِ بشر کیا شان ہے کیا شان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

چشمِ بینا ہے بصیرت ہے اگر عرفان ہے
زندگی کے کل مراحل کیلئے قرآن ہے

شورشیں ہیں ہر طرف اور ہر طرف ہیجان ہے
جان خطرے میں نہیں خطرے میں اب ایمان ہے

یا رسول اللہ کرم کی اک نگاہِ خاص ہو
جور و استبداد کی آندھی ہے اور طوفان ہے

گزرے ہیں جس راہ سے وہ راستے مہکا گئے
میرے سرکارِ دو عالم کی یہی پہچان ہے

ہوں شہنشاہِ زماں یا ہوں فقیہانِ جہاں
ہے کوئی اُن کے مقابل؟ یہ مرا اعلان ہے

اُن کا رتبہ، اُن کی عظمت، اُن کی رفعت دیکھئے
شان میں جن کی نزولِ آیۂ قرآن ہے

دین کی خاطر حسینؓ ابنِ علیؓ نے جان دی
اُن کی قربانی پہ میرا جان و دل قربان ہے

تم نے رسمی عمر بھر حق کی رضا سمجھا نہیں
ذکرِ سرکارِ دو عالم درد کا درمان ہے

تخلص ـــــ کیف جلالپوری
نام ـــــ انصار حسین
پیدائش ـــــ ۴ دسمبر ۱۹۲۶ء

نعت شریف

طرحی

دہر میں ذاتِ محمدؐ کا کسے عرفان ہے
آئینہ عقلِ بشر کا اس جگہ حیران ہے

بعدِ احمدؐ پھر پیمبر ہو نہیں سکتا کوئی
آیۂ اکملتُ سے قدرت کا یہ اعلان ہے

شاعری کہنے کو ہے "جزویست از پیغمبری"
پر وہ شاعر میں کہاں پاکیزگی کی شان ہے

ہستیٔ احمدؐ ہے یعنی اک سراپا نور کا
روشنی ہی روشنی ہے دل میں جب عرفان ہے

ہے عمل کی راہ میں ہمراہ مرضیٔ خدا
شاہراہِ گفتگو میں بولتا قرآن ہے

اِک زمیں کیا سایۂ رحمت میں ہے کل آسماں
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

مل نہیں سکتے نبیؐ چشمِ بصیرت کے بغیر
بے نگاہِ معرفت خود آستاں سنسان ہے

کیفِ زلف و رُخ میں ظاہر بیں اُلجھ کر رہ گئے
یہ نہیں جانا کبھی کیا مقصدِ انسان ہے

نعت شریف

پوچھیں نہ کیفیت دلِ خانہ خراب کی
حالت نظر سے چھپتی نہیں اضطراب کی

سرمست کر رہی ہے جہاں کو شمیمِ خُلد
نکہت اُڑا کے زُلف سے مُشک و گلاب کی

رحمت کا وہ پیام لئے آئے دہر میں
آتش تمام دب گئی قہر و عذاب کی

فرشِ زمیں پہ ہیں کبھی عرشِ بریں پہ ہیں
منزل کہاں کہاں ہے رسالت مآب کی

دامن میں ایسے لولو و مرجاں نبیؐ کے ہیں
خیرہ ہوئی ہے جن سے نظر آفتاب کی

خود قدسیانِ عرشِ بریں بھی ہیں دم بخود
حالت یہ فرشِ خاک پہ ہے رعب و داب کی

کیا ذکر ہو عجم کا عرب گنگ ہو گئے
اب تک ملی مثال نہ تیری کتاب کی

نکلا جو لفظ منہ سے ہوا حرفِ آخری
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اے کیفؔ شہرِ علم کے در کی ستائشیں
اپنے لئے کلید ہیں جنت کے باب کی

نعت شریف

اللہ رے وہ مدینہ کی دلکشِ گلی گلی
جس جا نزولِ رحمتِ حق ہے گھڑی گھڑی

بلبل چمن میں دیتی ہے مژدہ حیات کا
نکہت میں ہے لئے دمِ عیسیٰ کلی کلی

ایک جنبشِ نظر کی ہے ممنون زندگی
جس سے چلی ہے نبضِ زمانہ رکی رکی

کمتر ہے دو کمانوں سے مابین فاصلہ
ذاتِ خدا، خدا ہے تو ذاتِ نبی نبی

کوئے رسولؐ پاک کی اللہ رے دلکشی
جینا خوشی خوشی جہاں مرنا خوشی خوشی

جلوہ نبی کا جلوہ حق کا ہے آئینہ
صنعت جلی جلی ہے تو صانع خفی خفی

پائے رسولؐ زیبِ سراپائے عرش ہے
سارے ملائکہ کی جبیں ہے جھکی جھکی

ہو کر بشر زمانے میں ہوتا ہے جلوہ گر
جو آ رہا تھا نورِ ازل سے نبی نبی

سایہ نہیں نبیؐ کے تو سایا علیؓ ہیں کیف
نفسِ نبی نبیؐ ہے تو نفسِ علی علیؓ

نعت شریف

ہے حکمِ خدا یا تری پیغامبری ہے
صد شکر کہ بیدار شعورِ بشری ہے

در تیرا جہاں کے لئے کاشانۂ رحمت
تاجِ اُمراء کاسۂ دریوزہ گری ہے

دُنیا کے لئے تو نے کیا دین مکمل
ہستی پہ تری خاتمۂ راہبری ہے

فاقوں میں بھی فیاضِ دو عالم ہے تری ذات
یکساں نگہِ رحم میں خشکی و تری ہے

زینت دہِ انوارِ سحر شانِ تجلی
نورِ رُخِ خورشید تری جلوہ گری ہے

ہیں تیری نگاہوں پہ عیاں رازِ حقیقت
ہے اہلِ بصیرت مقرِ دیدہ وری ہے

آگے تیرے شاہانِ جہاں کانپ رہے ہیں
دُنیا کی جلالت تیری عظمت سے ڈری ہے

دُختر تری کرتی ہے بسر پیسیں کے چکی
اِس پر یہ عطا جھولی مَلائک کی بھری ہے

اَے کیفؔ بھلا تاب کِسے مَدح و ثنا کی
ناقص بہت اس باب میں عقلِ بشری ہے

نعت شریف

ہر نبی برحق محمد مصطفےٰ کوئی نہ تھا
سایۂ رحمت پئے ہر دوسرا کوئی نہ تھا

جس کے ایثار و عمل سے دینِ حق کامل ہوا
نعمتیں شاہد ہیں ختم الانبیاء کوئی نہ تھا

رات بھر ایسی عبادت پاؤں پر آجائے ورم
عاشقِ رب سب تھے محبوبِ خدا کوئی نہ تھا

سایادکرمان عبا کا ظلِ رحمت بن گیا
اس سے پہلے بخششوں کا آسرا کوئی نہ تھا

محفلِ تسنیم و کوثر پر بہار آئی نہ تھی
جام تھا، بادہ تھا، پیرِ میکدہ کوئی نہ تھا

قدسیانِ عرش تک کا جو معلم بن گیا
رازدارِ نکتۂ حمد و ثنا کوئی نہ تھا

بہرِ نشرِ دینِ حق آتے رہے پیہم نبی
قابلِ زیبِ سرِ عرشِ علیٰ کوئی نہ تھا

نورِ کامل اس طرح قوسین کی منزل میں تھے
میم کے پردے سے زائد فاصلہ کوئی نہ تھا

اُدنُ مِنّی کی صدا پر قربتیں بڑھتی گئیں
خلوتِ حق میں نبیؐ کے ماسوا کوئی نہ تھا

رات کے پردے میں کھلتے تھے عیاں رازِ تمام
دوستوں کی بزم تھی نا آشنا کوئی نہ تھا

بحث کیوں معراجِ روحانی و جسمانی میں ہے
عرشِ حق پر کیا محمدؐ کے سوا کوئی نہ تھا

چومتی تھی پائے انساں اُس بلندی کی زمیں
جس کے آگے کیفِ اوجِ ارتقا کوئی نہ تھا

تخلص ——— بزمی جلال پوری
نام ——— دین محمد
پیدائش ——— ۱۹۲۶ء

نعت شریف

طرحی

عرش سے تا فرش روشن مشعلِ ایمان ہے
"دونوں عالم پر محمد کا بہت احسان ہے"

ہے بنائے عالمِ ہستی وجودِ مصطفےٰ
اشرف المخلوق جس کے صدقے میں انسان ہے

اب قیامت تک نہ ہوگا دوسرا پیدا کوئی
مرتبہ میرے نبی کا سب سے عالیشان ہے

چھوڑ کر حکمِ نبی جو بھی ہو حق کا دعوے دار
آدمی کی شکل میں سمجھو اُسے شیطان ہے

دعوئے حبّ نبی ہو اور عمل کچھ بھی نہ ہو
ہاں یہی عشقِ رسولِ پاک پر بہتان ہے

بزمی ہر حکمِ نبیؐ پر ہو سرِ تسلیم خم
اہلِ سنت والجماعت کی یہی پہچان ہے

نعت شریف

دُنیا ہے یہ کیا، لوح و قلم ہم کو ملے ہیں
ہے فخر ہمیں شاہِ اُمم ہم کو ملے ہیں

بن کر رخِ ظلمت کیلئے مہرِ درخشاں
ہر سمت ترے نقشِ قدم ہم کو ملے ہیں

واللہ ترے حسنِ مساوات کے آگے
سر کتنے شہنشاہوں کے خم ہم کو ملے ہیں

حق کیلئے ہر موڑ پہ سر دینے کے اوصاف
صدقے میں ترے، تیری قسم ہم کو ملے ہیں

کچھ اہلِ جہاں کی طرح کم ظرف نہیں ہم
یہ ظرف ہمارا ہے کہ غم ہم کو ملے ہیں

اب دورِ یزیدی نہ اُبھر پائے گا بزمی
یوں رنگِ شہادت کے علم ہم کو ملے ہیں

تخلص ـــــــ حافظ جلال پوری
نام ـــــــ حافظ نورالحسن
پیدائش ـــــــ ۱۹۲۹ء

نعت شریف

طرحی

ہر نفس توریت و انجیل ہر سخن قرآن ہے
ایک اُمی ہے مگر ہر جزو کل کی جان ہے

ابتدا تا انتہا اک مستقل فیضان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

اب بھی سُبحان الذی اسریٰ کا یہ اعلان ہے
فرش کا اک رہنے والا عرش پر مہمان ہے

انبیاء کی عظمتوں پر جان و دل صدقے مگر
مرتبہ ختم رسل کا سب سے عالیشان ہے

اک عصائے نام حق اک نقش پائے مصطفےٰؐ
یہ اگر مل جائے تو ہر مرحلہ آسان ہے

شافعِ محشر ہیں اُس کو بخشوالیں گے ضرور
آدمی کے دِل میں رتّی بھر اگر ایمان ہے

ہر بیاضِ خلق منسوب است از نامِ رسولؐ
ہر حدیثِ جزو و کُل کا اِک یہی عنوان ہے

جیسے بھی ہو جا کے ہو رہئے وہیں پیوندِ خاک
وہ زمیں جس پر متاعِ دو جہاں قربان ہے

بس کہ اصحابِؓ محمدؐ سب ہیں مانندِ نجوم
اِقتدَیتُم اِهتدَیتُم پر مرا ایمان ہے

پیروی سُنّتِ نبویؐ ضروری ہے بہت
ورنہ حافظ آدمی کا ہر عمل بے جان ہے

نعت شریف

تمام عرصہ حیات معجزہ ہی معجزہ
میرے نبیؐ کی پاک ذات معجزہ ہی معجزہ

متاعِ حُسنِ شش جہات معجزہ ہی معجزہ
یہ اُن کی ساری کائنات معجزہ ہی معجزہ

مُناسبت وہ جس کو عہدِ پاکِ مصطفیٰؐ سے ہے
وہ چاندنی وہ دن وہ رات مُعجزہ ہی مُعجزہ

رَوِش رَوِش، قدم قدم تمام تر کرامتیں
تسلسُلِ صِفات و ذات مُعجزہ ہی مُعجزہ

مُعجزہ ہی مُعجزہ نبیؐ کا ایک ایک نفس
نبیؐ کی ایک ایک بات مُعجزہ ہی مُعجزہ

اُنہیں کے نامِ پاک پر ہیں ختم صنعتیں تمام
وہ ہیں جمیعِ کُل صِفات مُعجزہ ہی مُعجزہ

یہ آبجو، یہ پھول اور یہ کہکشاں یہ چاندنی
یہ اُن کے حُسن کی زکوٰۃ مُعجزہ ہی مُعجزہ

ازل سے تا ابد یہ زندگی میرے رسولؐ کی
تمام دِن تمام رات مُعجزہ ہی مُعجزہ

یہ کوثر اور وہ سلسبیل اُنہیں کے دم قدم کا فیض
یہ دجلہ اور وہ فرات مُعجزہ ہی مُعجزہ

نعت شریف

صدرِ کونین ہیں حضرت مصطفےٰ
فرش سے عرش تک سطوتِ مصطفےٰ

سر بہ زانو ہیں کل عظمتوں کے غرور
با ادب بر درِ دولتِ مصطفےٰ

برتر از خلق کہہ کر سرِ عرش کل
حق نے فرمائی خود مدحتِ مصطفےٰ

رشکِ خوباں تو کیا، عکسِ یزداں بھی ہے
صورتِ مجتبےٰ، سیرتِ مصطفےٰ

شاہکارِ ازل، مظہرِ ذوالجلال
اللہ اللہ قد و قامتِ مصطفےٰ

سرزمینِ عرب جلوہ گاہِ رسول
عرشِ اعظم کا دل خلوتِ مصطفےٰ

قابَ قوسین شاہد کہ تا دیر کل
خود مشیت تھی ہم صحبتِ مصطفےٰ

محرمِ جزو و کل حاملِ عرش و فرش
کون ؟ بس ایک شخصیتِ مصطفےٰ

وہ فرازِ خودی ہو کہ عرفانِ حق
نامکمل ہے بے نسبتِ مصطفےٰ

کھل گیا مجھ پہ حافظ درِ مغفرت
کام آئی تو بس رحمتِ مصطفےٰ

نعت شریف

درویشیوں میں شوکتِ سلطانیاں لئے
اُمّی لقب ہیں کارِ جہانبانیاں لئے

درِ خلوتِ رسولؐ فرشتو ادب ہے شرط
آؤ یہاں جھکی ہوئی پیشانیاں لئے

سامانِ عرش و فرش عبارت انہیں سے ہے
حالانکہ ہیں وہ بے سر و سامانیاں لئے

نورِ محمدؐ ہی ہے مرے دل کے آس پاس
میں بھی ہوں معرفت کی فراوانیاں لئے

یہ عرش و فرش، انجم و مہتاب سب کے سب
پھرتے ہیں اُن کے در کی غلامانیاں لئے

سر کاٹنے نبیؐ کا گئے تھے عمرؓ مگر
لوٹے وہاں سے دولتِ عرفانیاں لئے

شرطِ وفا تو یہ ہے کہ در کارزارِ دہر
تن من میں آؤ، بوذر و سلمانیاں لئے

تاریخ ہے گواہ کہ ہر دور میں رسولؐ
آئے مرے نبیؐ کی ثنا خوانیاں لئے

اب تک سراغ اوجِ پیمبر نہ مل سکا
صدیاں کئی گزر گئیں حیرانیاں لئے

شیطانیوں کے عہد میں کہرام مچ گیا
بندوں کی سمت آئے وہ یزدانیاں لئے

ہر شے ازل سے تا بہ ابد جگمگا اٹھی
گزرے مرے رسولؐ وہ نورانیاں لئے

پڑھتے رہو بنامِ نبی عمر بھر درود
ذکرِ نبی ہے سلسلۂ جنبانیاں لئے

حافظ بہ فیضِ سنّتِ نبوی خدا گواہ
دیکھا ہے مشکلوں کو بھی آسانیاں لئے

نعت شریف

قلب ذرہ ہو یا پیکر کائنات
باعثِ جزو کل سرورِ کائنات

اسمِ پاک محمد ازل تا ابد
اک یہی لفظ ہے جوہرِ کائنات

جشن کون و مکاں انکے ہی دم سے ہے
ورنہ کچھ بھی نہ تھا بر سرِ کائنات

عرش و فرش ان کی چوکھٹ کے دریوزہ گر
ان کے قدموں پہ کل کشورِ کائنات

جسم کے خال و خد گنبدِ معرفت
آنکھ کی پُتلیاں مظہرِ کائنات

مقصدِ کُن تو چشمِ رسالت میں تھا
لوگ اُلٹتے رہے دفترِ کائنات

یوں نبوّت کے سورج کی پھوٹی کرن
جگمگا اُٹھا ہر منظرِ کائنات

دل تو ہے خیر دل، بیچ سکتا ہوں میں
اُن کی مرضی پہ ہر زیورِ کائنات

قدر کیجئے محمدؐ کے اصحابؓ کی
یہ ہیں مہر و مہ و اخترِ کائنات

کتنے پتھر تھے حافظ جو دل بن گئے
دیکھ کر اُسوۂ سرورِ کائنات

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ہیں خیر الانام یہی نام زندہ رہے گا
اُن پہ لاکھوں درود اور سلام یہی نام زندہ رہے گا

مرقوم یہ نام قرآں کے اندر
ٹھہرا یہی کُن کا روشن مُقدر
دیکھو اسی نام سے ہے مُنوّر
قلبِ آدم علیہ السلام یہی نام زندہ رہے گا

بُنیاد اسی پر ہے ہر ارتقا کی
دولت یہی سدرۃ المنتہیٰ کی
پھوٹی یہیں سے کرن ابتدا کی
اور اسی پر تمام اختتام یہی نام زندہ رہے گا

لیتا ہے یہ نام اذاں میں مؤذن
کافر سمجھ لے تو ہو جائے مومن
ایمان یہ ہے کہ پھر حشر کے دن
اُس پہ نارِ جہنم حرام یہی نام زندہ رہے گا

خلوت گہہ صدر کونین دیکھو
قرآن اُٹھا قاب قوسین دیکھو
پھر دو کمانوں کے مابین دیکھو
اُن سے اللہ خود ہم کلام یہی نام زندہ رہے گا

اللہ رے نعلین نبوی کا رتبہ
حیراں ہیں سب خضرؑ و الیاسؑ و عیسیٰ
ہے کون جو تا سرِ حشر پہنچا
میرے سرکار عالی مقام یہی نام زندہ رہے گا

انگشتِ نبوی کا بھرپور اثر تھا
بوجہل اس امر سے بیخبر تھا
حیرت تھی اعجازِ شق القمر تھا
یعنی دو لخت ماہِ تمام یہی نام زندہ رہے گا

تاریخِ گُل اور نسرِ دوس گُل ہیں
جنّ و مَلک، انبیا اور رسل ہیں
اعلانِ حق ہے کہ ہر جُزو کُل ہیں
ذوالکمال اور ذوالاحتشام یہی نام زندہ رہے گا

پڑھئے بغور اُن کے کلمہ کی ابجد
اللہ کے ساتھ نام محمدؐ
یعنی کہ بعد خُداوند ایزد
ہے میسّر اسی کو دوام یہی نام زندہ رہے گا

خلقت کا یہ فلسفہ جان لیجے
حُسنِ یقیں دل سے جانے نہ دیجے
موجود ہے ہر عناصر سے پہلے
ایک اللہ اک محمدؐ کا نام یہی نام زندہ رہے گا

بیٹھے ہیں ٹھکرا کے ہر شان و شوکت
اِفہام و تفہیم کی کیا ضرورت
حافظ بہت ہے یہی ایک نسبت
وہ ہیں آقا ہم اُن کے غُلام یہی نام زندہ رہے گا

تخلص ——— مُعجز جلال پوری

نام ——— اعجاز حسین

پیدائش ——— ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

یہ محمد مصطفےٰ کے علم کا فیضان ہے
کل جو عربستان تھا وہ آج ادبستان ہے

روبرو ہو جس کے ماضی حال و مستقبل کی بات
عالم علم لدنی کی یہی پہچان ہے

کلمہ گو اے کاش اپنے فرض کو پہچانتے
یا نبی تو منہ سے کہہ لینا بڑا آسان ہے

وقت تھا، دین نبی تھا ختم ہونے کے قریب
رہ گیا باقی، نواسے کا بڑا احسان ہے

کام چل سکتا نہیں قرآن و عترت کے بغیر
ایک ہے قرآن اور اک معنی قرآن ہے

کعبۂ حق جس طرح کونین میں ہے لاجواب
روضۂ اقدس نبی کا یونہی عالیشان ہے

ہے عیاں سبز گنبد اس طرح معجز لحد
یہ کلام اللہ ہے اُس پہ ہرا جزدان ہے

تخلّص ـــــ شہید القادری

نام ـــــ (مولانا) محمد ابوطلحہ

پیدائش ـــــ ۷ مارچ ۱۹۳۳ء (ناگپور)

نعت شریف

طرحی

ذاتِ اقدس رحمتِ عالم عظیم الشان ہے ہر ادا اک معجزہ ہے وہ بھی عالیشان ہے
شان اُنکی شان کہ لاترفعوا اصواتکم جن کی شانِ قدس میں قرآن کا اعلان ہے
ہیں وہ مقصودِ دو عالم حاصلِ کل کائنات کہ وجودِ ان کا کتابِ کون کا عنوان ہے
وہ امام الانبیاء، معراجِ حق، نورِ اتم جو مجسّم نورِ رحمت، مصدرِ عرفان ہے
تاجدارِ دو جہاں، محبوبِ ربّ العٰلمیں مظہرِ شانِ الٰہی، صاحبِ قرآن ہے
مالکِ کوثر، شہنشاہِ دنی، مختارِ کلُ یعنی وہ اُمّی لقب جو ناسخِ ادیان ہے
ہاتھ خالی اور متاعِ دو جہان زیرِ قدم قاسمِ نعمت یہی ہیں اوج پر فیضان ہے
بعدِ حق، حق تو یہی ہے کہ شہِ کونین پر ہر فضیلت ختم ہے اپنا یہی ایمان ہے
ہر سطر الحمدُ سے والنّاس تک خود ہے گواہ دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے

ناز ہے اُن پر شہید القادری کو ناز ہے
وہ شفیعُ المذنبیں ہیں اُن کا یہ فرمان ہے

نعت شریف

"اِلَیہِ یا صبا بلِّغ سلامی"[1]

جو اوّل تھا مگر آخر میں آیا
زمانے کی پلٹ دی جس نے کایا
خدا سے جس نے بندوں کو ملایا
جلو میں دولتِ کونین لایا
جو بن کر آخری آیا پیامی
اِلَیہِ یا صبا بلِّغ سلامی

امام الانبیاء، ہادیٔ اکبر
شہنشاہِ دنی، ساقیٔ کوثر
شفاعت کا لگائے تاج سر پر
پلا کر جامِ کوثر، روزِ محشر
جو پیاسوں کی بجھا دیں تشنہ کامی
اِلَیہِ یا صبا بلِّغ سلامی

ہے جن کی ذات شمعِ بزمِ امکاں
محبّت جن کی ہے تکمیلِ ایماں
سراپا نور و رحمت، شانِ یزداں
مجسّم معجزہ بدرِ درخشاں
شرابِ دید میں کیفِ دوامی
اِلَیہِ یا صبا بلِّغ سلامی

---

[1]: یہ مصرعہ جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامی رح کا ہے۔

خموشی میں ہزاروں راز پنہاں ہے گویائی لئے بخشش کا ساماں
تکلم سے عیاں اعجاز قرآں تبسم میں نہاں تقدیر انساں
ہے جن کی نیند معراج منامی
الیہ یا صبا بلغ سلامی

شہید اُن کی رسائی ہے وہاں تک نہ عقل انس و جاں پہنچے جہاں تک
گیا رفرف سواد لامکاں تک خدا جانے وہ پھر پہنچے کہاں تک
ہوئی جن کی خدا سے ہمکلامی
الیہ یا صبا بلغ سلامی

اول سے آخر تک

پڑھی ہے سورۂ اُم الکتاب اول سے آخر تک
پڑھا قرآن میں ہر ہر خطاب اول سے آخر تک
غرض پڑھ ڈالی ہے پوری کتاب اول سے آخر تک
لگا سکتا نہیں کوئی حساب اول سے آخر تک
ہے نعت مصطفےٰ میں یہ کتاب اول سے آخر تک

جو اخلاقِ خلیلی اور جمالِ یوسفؑ دیکھا
تو زہدِ حضرتِ یحییٰؑ کمالِ عیسوؑی دیکھا
وہ دیکھی شانِ داؤدی، جلالِ موسوؑی دیکھا
غرض آدمؑ سے لے کر ہر رسول و ہر نبی دیکھا
مگر دیکھا نہیں اُن کا جواب اوّل سے آخر تک

رسولِ دو جہاں کی بے مثالی کوئی کیا جانے
حبیبِ کبریا کی شانِ عالی کوئی کیا جانے
بہت آئے گئے رُوح الامیں لیکن نہ پہچانے
بجُز اللہ اُن کو کون جانے کون پہچانے
رہے وہ میم کا ڈالے نقاب اول سے آخر تک

یہ قرآنِ مبیں ہے یا کہ یہ احکامِ قدرت ہے
مکمل جامع عرفان ہے اسرارِ حکمت ہے
اصولِ زندگی اس میں ہے اور قانونِ فطرت ہے
جہانگیری، جہاں بانی کا ہر انداز نصرت ہے
اٹل اسلام کا ہے ہر نصاب اوّل سے آخر تک

قیامت کی پریشانی کا نقشہ اور ہی ہوگا
خود اپنی نفسی نفسی میں پڑا جب ہر نبی ہوگا

زبانِ مصطفےٰ پر ربِّ ھَب لِی اُمّتی ہوگا
شہید القادری اُس وقت منظر اور ہی ہوگا
خدا بندوں سے جب لیگا حساب اوّل سے آخر تک

شانِ مدینۃ النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دارُ الاماں ہے بے گماں، شانِ مدینۃُ النبی
فضلِ خدائے دو جہاں، شانِ مدینۃ النبی

دَر پہ ملک بہ اہتمام آتے رہیں گے صبح و شام
اِس لئے تاکہ دیکھ لیں شانِ مدینۃُ النبی

فرشِ زمیں کا وہ مقام عرش سے بھی بلند ہے
جس پہ ہے روضۃ النبی جانِ مدینۃُ النبی

رحمتِ حق روش روش اُس کا کرم قدم قدم
نورِ خدا گلی گلی شانِ مدینۃُ النبی

ہر گُل کی بُو الگ الگ، رنگِ کلی جُدا جُدا
رشکِ چمن ہے باخدا شانِ مدینۃُ النّبیؐ

گو دیں ہیں بہ آب و تاب نیّری، ہزاروں ماہتاب
واہ رے جنّتُ البقیع شانِ مدینۃُ النّبیؐ

باعثِ فخرِ زندگی رشکِ سکونِ موت ہے
فلسفۂ نجات ہے شانِ مدینۃُ النّبیؐ

سارا جہاں خدا کا ہے کون و مکاں خدا کا ہے
لیکن خدا کی شان ہے شانِ مدینۃُ النّبیؐ

چاہیں اگر مرے نبیؐ دیکھ لے یہ شہید بھی
جا کے سُنہری جالیاں جانِ مدینۃُ النّبیؐ

تخلص ــــــ فاخرؔ جلال پوری

نام ــــــ محمد میاں

پیدائش ــــــ ۱۹۳۴ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

قدسیوں سے بھی بہت افضل یہ جو انسان ہے
یہ محمد مصطفےٰ کے نور کا فیضان ہے

سارے اصحابِ نبیؐ کی خاص یہ پہچان ہے
فقر کے عالم میں بھی اِک خسروانہ شان ہے

اُسوۂ سرکارؐ کی مشعل کو ہاتھوں میں لئے
راہِ ظلمت سے گذر جانا بہت آسان ہے

وہ نگاہوں کی یتیمی آمنہ کے لال کی
خود مشیت جس کے ہر انداز پر قربان ہے

اُن کی شانِ رحمۃ اللعالمینی کے نثار
جن کا لب پر نام آنا حاصلِ ایمان ہے

اے شہنشاہِ رسلؐ، مولائے کُل فریاد ہے
آج اُمت میں بہت کردار کا فقدان ہے

دِل میں حُبِ مصطفےٰؐ اور لب پہ ذکرِ مصطفےٰؐ
آخرت کا میری اے فاخرؔ یہی سامان ہے

نعت شریف

جشنِ میلادِ نبیؐ آج بپا ہے لوگو
ہر طرف صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہے لوگو

جب کبھی ذکرِ محمدؐ کا ہوا ہے لوگو
وجد میں کون و مکاں جھوم اٹھا ہے لوگو

جس کی حسرت میں فرشتے مرا منھ تکتے ہیں
مجھ کو سرکار سے وہ فیض ملا ہے لوگو

خُلد کرتی ہے مدینے کی گلی کے سجدے
ہم نے یہ دیکھنے والوں سے سُنا ہے لوگو

اللہ اللہ وہ خضرا کی بلندی جس پر
سجدہ کرنے کیلئے عرش جھکا ہے لوگو

میکشانِ مئے عرفاں کو یہ مژدہ دیدو
ابرِ رحمت سرِ کوثر سے اٹھا ہے لوگو

اُس کی ٹھوکر میں ہے یہ سارا زمانہ فاخر
اُنؐ کی چوکھٹ کا جو خوش بخت گدا ہے لوگو

نعت شریف

کیا صبح اور شام دیارِ رسولؐ میں
یہ عمر ہو تمام دیارِ رسولؐ میں

سب کیلئے ہے عام دیارِ رسولؐ میں
فیضِ شہِ انام دیارِ رسولؐ میں

ہر اک گناہگار سے رحمت بصد کرم
ہوتی ہے ہمکلام دیارِ رسولؐ میں

رکھتے ہیں ٹھوکروں میں عروجِ سکندری
سرکار کے غلام دیارِ رسول میں

تسبیح ذکر و فکر، صلوٰۃ و سلام کا
اللہ رے اہتمام دیارِ رسول میں

کرتا ہے آفتاب بھی لوگو بصد ادب
ذرّوں کا احترام دیارِ رسول میں

مل جائے کاش بادۂ حبِّ رسول کا
فاخرؔ کو ایک جام دیارِ رسول کا

نعت شریف

ملی نہ شہر میں، صحرا میں اور نہ گلشن میں
اماں ملی تو رسولِ خدا کے دامن میں

وہ نور جس سے منور ہے عرش کی قندیل
وہی ہے جلوہ فگن آمنہؓ کے آنگن میں

مجھے تو عشقِ رسولِ خدا ہی کافی ہے
میں کیوں پڑوں بحثِ خیر و شر کی الجھن میں

درودِ پاک کے تحفے کو رکھ کے سینے میں
یہ آرزو ہے کہ میں لے کے جاؤں مدفن میں

وہ کیف ملتا ہے طیبہ کی تیز دھوپ میں بھی
کبھی ہوا نہ میسر یہاں جو ساون میں

خدا ملے گا خودی ہوگی عرشِ اعظم پر
بسا کے دیکھو تو عشقِ رسول کو من میں

ہے سب پہ رحمتِ خیر الانام کا سایہ
وہ کوئی شہر میں رہتا ہو یا کوئی بن میں

وہ اشک، یادِ نبی میں جو بہہ گئے فاخرؔ
بنے ہیں رشکِ گہر قدسیوں کے دامن میں

نعت شریف

یہ مال و دولتِ دنیا فضول ہو جائے
اگر نصیب میں عشقِ رسولؐ ہو جائے

نبیؐ کا نام بغیر درود بے لوں میں
خدا کرے نہ کبھی ایسی بھول ہو جائے

اگر ہو پیشِ نظر اسوۂ رسولِؐ خدا
تو ساری عمر بڑی با اصول ہو جائے

جو دل میں جذبۂ عشقِ نبیؐ کو لیکے چلے
تو اس کی راہ کا ہر خار پھول ہو جائے

یہ آرزو ہے کبھی میری آنکھ کا سرمہ
کسی طرح سے مدینہ کی دھول ہو جائے

متاعِ کون و مکاں کیا ہے، کچھ نہیں فاخرؔ
اک حرفِ نعت مرا اگر قبول ہو جائے

نعت شریف

تازہ ہو جائے گا ایمان مدینے چلئے
بن کے سرکار کے مہمان مدینے چلئے

زائرو جوشِ عقیدت کے تقاضے کی قسم
سر کے بل لیکے دل و جان مدینے چلئے

آستانِ شہِ بطحا پہ بہر حال نصیب
ہوگا اللہ کا عرفان مدینے چلئے

جلوۂ شہرِ محمدؐ کی فضا ہوگی نصیب
چھوڑیئے اب یہ بیابان مدینے چلئے

سب کو ملتی ہے حیاتِ ابدی کی دولت
باندھ کر زیست کا سامان مدینے چلئے

میرے محبوبؐ کا جو ہوگا وہ میرا ہوگا
یہ ہے اللہ کا فرمان مدینے چلئے

کاش اُس خاک سے پیوند بنیں ہم فاخرؔ
ہے کے دل میں یہی ارمان مدینے چلئے

تخلص ــــــــــ اسعد جلال پوری
نام ــــــــــ (مولانا) اسعد اللہ
پیدائش ــــــــــ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

کیا بتاؤں کیا محمد مصطفیٰ کی شان ہے
آپ کی مدحت میں جب نازل ہوا قرآن ہے

ہے "الم نشرح" میں شرح زندگی مصطفیٰ
آپ کی رفعت کا قرآں میں کھلا اعلان ہے

طٰہٰ و یٰسٓ و مزمل و مدثر ہیں آپ
آپ ہی کے پیار کا یہ مختلف عنوان ہے

آپ کے آتے ہی کفر و شرک کی ظلمت چھٹی
آپ ہی کے نور سے روشن رہِ عرفان ہے

عالمِ دنیا ہو وہ یا ہو جہانِ آخرت
"دونوں عالم پر محمد کا بہت احسان ہے"

آپؐ کی طاعت، اطاعت ہے خدائے پاکؐ کی
آپؐ کی مرضی میں پنہاں مرضیٔ رحمٰن ہے

آپؐ کے در پر جبینیں بادشاہوں کی جھکیں
آپؐ کے دربار کا جبرئیلؑ بھی دربان ہے

آپؐ کے در کی غلامی میں ہے رازِ زندگی
جینا مرنا آپؐ کی الفت میں سب آسان ہے

جو کہوں میں یا لکھوں اس سے بھی اعلیٰ آپؐ ہیں
آپؐ کی اس شانِ عالی پر مرا ایمان ہے

مختصر یہ ہے کہ افضل سب سے ہیں بعدِ خدا
غیر ممکن ہے ثنا جو آپؐ کے شایان ہے

وقتِ مردن روضۂ خیر الوریٰ ہو سامنے
اب اسدؔ کے قلبِ مضطر کا یہی ارمان ہے

نعت شریف

آج عالم رُخِ انورؐ کی ضیاء مانگے ہے
تیرگیٔ ملتِ بیضاء کی جِلا مانگے ہے
زندگی سیرتِ محبوبؐ خدا مانگے ہے

ظُلمتِ دہر کو عالم سے مٹانے کیلئے
شمعِ ایمان کی دُنیا میں جَلانے کیلئے
"عہدِ نَو سیرتِ احمدؐ کی ضیاء مانگے ہے"

پھول مُرجھائے ہیں، غنچوں کے سبُو خالی ہیں
بیخبر سو گئے اسلام کے جو مالی ہیں
پھر گلستاں تری زلفوں کی گھٹا مانگے ہے

ہم فدا آپؐ پہ ہیں آپؐ ہیں جانِ عالم
آپؐ ہیں نکتۂ لَوْلَاکَ لَمَا کے محرم
آپؐ کے نور سے ضَو ارض و سما مانگے ہے

نورِ ایمان سے دل خالی ہوا جاتا ہے
کُفر اور شرک کی ظلمت میں گھرا جاتا ہے
قلب پھر روشنیٔ غارِ حرا مانگے ہے

نسبتِ سرورِ کونین مسلمانوں سے
آپکے عشق میں کھوئے ہوئے انسانوں سے

پھر وہی جذبۂ تسلیم و رضا مانگے ہے

قابَ قوسین اَو اَدنیٰ کو عیاں کون کرے
آپؐ کی شانِ نبوّت کو بیاں کون کرے

کہ نبی اُمتی ہونے کی دُعا مانگے ہے

راحتِ قلب و جگر حشر میں پانے کیلئے
تشنگیِ قلبِ پریشاں کی بجھانے کیلئے

حوضِ کوثر کی عطا شاہ و گدا مانگے ہے

تیرےؐ نعلین کا مشتاق ہے عرشِ اعظم
بعد اللہ کے ہے توہی تو سب سے اعظم

تیریؐ قربت کی دُعا عرشِ علیٰ مانگے ہے

ہیں وہی شاہِ اُمم، ہیں وہی نبیوں کے امام
اُنؐ پہ نازل ہوا سدا لاکھوں درود اور سلام

جو ہمارے لئے جنّت کی دُعا مانگے ہے

نورِ مبین

(فارسی نعت)

"تضمین بر شعر جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامی رحمۃ اللہ علیہ"

ز نورِ پاکِ تو شد ایں زمیں و آسماں پیدا
بہ نورِ تو تجلی ہست روئے ملتِ بیضا
مہ و مہر و کواکب کہ فلک زاں ہست رخشندہ
خجل گشتہ فدا شد بر ضیائے گنبدِ خضرا

"وصلی اللہ علی نورٍ کزو شد نورہا پیدا"
زمیں از حبِ او ساکن فلک بر عشقِ او شیدا

محمد، احمد و محمود و مزمل و مدثر
ترا گفتہ بہ شفقت رب گہے یٰسٓ گہے طٰہٰ
ترا بخشید آں قربے کہ در قوسین او ادنیٰ
نمی داند کسے جز مصطفےٰ اسرارِ ما اوحیٰ

"وصلی اللہ علی نورٍ کزو شد نورہا پیدا"
زمیں از حبِ او ساکن فلک بر عشقِ او شیدا

گزشت از هفت افلاکِ علیٰ او در شبِ اسریٰ   ولے جبریل درمانده شده بر منزلِ سدره
دبازآمد همی جنبید زنجیر در حجره   خدا خود گفت در قرآں سبحٰن الذی اسریٰ

"وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورها پیدا
زمین از حبِ او ساکن فلک بر عشقِ او شیدا"

زنانِ مصر چوں دیدند یوسفؑ را فاکبرن   جدا کردند انگشتان نازک ثم اکثرن
ولو کن راءینَ سیدَ الکونین قطعن   قلوبًا اذا الاضطراب بالسکاکین وخرقن

"وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورها پیدا
زمین از حبِ او ساکن فلک بر عشقِ او شیدا"

زِ راکوثر عطا کرده خدا گفت است اعطینا   غبارِ راهِ تو رشکِ فروغِ وادیِ سینا
کلیمؑ و نوحؑ را مژده به تو آمد در انجینا   بجاه المصطفیٰ اغفرلنا یا ربِ وارحمنا

"وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورها پیدا
زمین از حبِ او ساکن فلک بر عشقِ او شیدا"

تخلص ——— عرفان جلال پوری
نام ——— محمد عرفان
پیدائش ——— ۱۹۳۶ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

فرش بھی اُن پر نچھاور عرش بھی قربان ہے
دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے

گنبدِ خضرا کے جلوؤں کی کچھ ایسی شان ہے
آج تک حسرت زدہ فردوس کا رضوان ہے

آندھیوں میں مسکرائے اور طوفاں میں ہنسے
اُنکے عاشق اُنکے دیوانے کی یہ پہچان ہے

اُن کی عظمت اُنکی حرمت اُنکی رفعت کی قسم
جو اُنھیں دل سے نہ مانے وہ بھی کیا انسان ہے

اُنکے اِک موئے مبارک کا تقابل ہے محال
اپنا جیسا یوں تو کہہ دینا بہت آسان ہے

وہ خدا کے بعد سب کے مالک و مختار ہیں
اُن کا جو فرمان ہے اللہ کا فرمان ہے

یا خدا ہو جائے پوری یہ مری جائز مراد
اُنکے در پر نعت پڑھنے کا بہت ارمان ہے

حشر میں ربِّ دو عالم سے کہیں گے مصطفٰے
بخش دے اس کو کہ یہ عرفاں مرا عرفان ہے

نعت شریف

اللہ نے یوں میری تقدیر بنا دی ہے
مجھ کو شہِ بطحا کے قدموں میں جگہ دی ہے

اُس نورِ مجسم کے انوارِ کرم دیکھو
وہ شمع فروزاں ہے جو شمع جلا دی ہے

دیوانۂ احمد ہی جا سکتا ہے جنت میں
خلاقِ دو عالم نے یہ قید لگا دی ہے

مجبوب کی اُمت کا رکھنا ہے بھرم اُس کو
توبہ تو کرو دل سے بخشش کا وہ عادی ہے

اِس عالمِ امکاں میں پستی و بلندی کی
اُس ہادیٔ برحق نے تفریق مٹا دی ہے

توہینِ رسالت کے بارے میں وہ سوچے گا
اسلام کی دُنیا میں جو ذہن فسادی ہے

دُشنام طرازی سے لیتا تھا جو کام اکثر
اُس کو مرے آقا نے عرفان دُعا دی ہے

نعت شریف

میرے دامن پہ ہیں نگینے سے
ایسی دولت ملی مدینے سے

عشقِ احمدؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں
باز آئے ہم ایسے جینے سے

یہ مدینہ ہے ہاں مدینہ ہے
اے صبا! چل یہاں قرینے سے

آپ ہیں ناخدا تو کیا غم ہے
کھیلے طوفاں مرے سفینے سے

ہے جبینِ نیاز کو نسبت
ارضِ طیبہ کے پاک سینے سے

بس وہی روزِ حشر میرے ہیں
آئے جن کے، مہک پسینے سے

اُس کو عرفاں چھپا لو آنکھوں میں
جو ملے نور کے خزینے سے

نعت شریف

آپؐ سرکارِ زمن، شانِ دمن، نازِ چمن
آپؐ کے نور کے صدقے میں ملیں زندگیاں

فیضِ انوار سے ہے دیدنی عالم کا جمال
کتنا ضو بار ہے مستقبل و ماضی کا جلال
بن گیا ذوقِ نظر کے لئے آئینہ مثال

ہوگئی رخ کی تجلی سے زمیں ساری دلہن
آپؐ کے نور کے صدقے میں ملیں زندگیاں

گوشے گوشے میں ہے پھیلی ہوئی خوشبوئے دوام
بوئے ایماں سے معطر ہیں دو عالم کے مسام
آپؐ پر سارے زمانے کے درود اور سلام

نکہتِ زلف سے ہے سارا جہاں رشکِ چمن
آپؐ کے نور کے صدقے میں ملیں زندگیاں

بلبلِ آلامِ محبت کی دوا پاتی ہے
ہر کلی حسنِ تبسم کی ادا پاتی ہے
نرگس آنکھوں کے کٹوروں میں ضیا پاتی ہے

کیسا خوش رنگ و دل افروز ہے عالم کا چلن
آپؐ کے نور کے صدقے میں ملیں زندگیاں

پہلے صدیقِ معظمؓ کا خیال آیا ہے
پھر عمرؓ جیسے مکرم کا خیال آیا ہے
یاد پھر حضرتِ عثمانؓ کا حال آیا ہے

پھر ضیا بار ہوئی ہے رُخِ حیدرؓ کی کرن
آپؐ کے نور کے صدقے میں ملیں زندگیاں

ظلمتِ کفر کا باقی نہ رہا نام و نشاں
طلعتِ رُخ سے ہے پھیلا ہوا نورِ ایماں
جلوہ گر ہو گیا کیا دل میں چراغِ عرفاں

بول اُٹھے اشھد اللہ خوش الحانِ چمن
آپؐ کے نور کے صدقے میں ملیں زندگیاں

نعت شریف

رکھتے ہیں محبت جو شہنشاہِ اُمم سے
پاتے ہیں رہائی وہ غم و رنج و اَلم سے

چمکی ہے صحابہؓ سے ہر اک راہِ عبادت
ہے ربط جبینوں کو ترے نقشِ قدم سے

جس میں ہو مئے حُبِّ نبیؐ رقص میں ہر دم
اُس دل کا تقابل کریں کیا ساغرِ جم سے

جس نام سے ہے شمعِ حرم جلوہ فروزاں
وہ نام سُنا میں نے لبِ نازِ صنم سے

مائل بہ کرم ہوں گے وہ عرفانؔ کبھی تو
دیرینہ تعلق ہے عرب اور عجم سے

نعت شریف

تا حدِّ نظر رحمت رحمت صحرا صحرا دریا دریا
ممنونِ عطا ذرّہ ذرّہ مشکورِ کرم قطرہ قطرہ

اے عرش نشیں اے نیّرِ دیں اے وجہِ نشاطِ قلبِ حزیں
مثلِ رحمت سایا افگن عالم عالم دنیا دنیا

مکّہ والے! طیبہ والے! دُنیا والے! عقبیٰ والے
ہے دم سے ترے ایماں ایماں ہے رُخ سے ترے جلوہ جلوہ

ہاتھوں پہ ترے اللہ اللہ تسبیح کناں ہیں کنکریاں
ہے بات ہی کیا کلمہ ترا پڑھتا ہے اگر بچہ بچہ

عرفانؔ پہ بھی ہو جائے نظر سرکار کا ہے ادنیٰ شاعر
کب تک یہ پھرے مارا مارا بستی بستی صحرا صحرا

تخلّص ——— واصف نگھوری

نام ——— (مولانا) محمد کبیر الدین

پیدائش ——— ۱۹۳۶ء

نعت شریف

طرحی

کیسا اُن کا مرتبہ ہے، کیسی عالی شان ہے
اُن کی مدحت میں مقدس آیتِ قرآن ہے

ناخُدا کشتی کے جب ہیں بادشاہِ بحر و بر
پھر ہمارے روبرو موجیں ہیں کیا طوفان ہے

کنکری کلمہ پڑھے، شق چاند ہو، سورج پھرے
واجبُ التعمیل سب پر آپ کا فرمان ہے

کیوں نہ ہو مدحت سرائی ہر گھڑی کونین میں
"دونوں عالم پر محمد کا بہت احسان ہے"

جس سے مس ہو جائیں سرکارِ دو عالم کے قدم
رفعتِ عرشِ بریں اُس خاک پر قربان ہے

وہ مقدس آستاں ہو اور ہو میری جبیں
کاش پورا ہو، یہی دل کا مرے ارمان ہے

دل کی تسکیں کیلئے واصف بھی کہہ لیتا ہے نعت
ورنہ وہ شاعر نہ کوئی صاحبِ دیوان ہے

صُبح ولادت

چلی جھوم کر آج بادِ بہاری فضا گنگنائی سویرے سویرے
یہ کیا کہہ دیا کس نے چپکے سے آکر کلی مسکرائی سویرے سویرے

گرے سر کے بل سب خدایانِ باطل، ہوا قصرِ کسریٰ میں کہرام برپا
سرِ بزمِ معبودِ برحق کی بنسی یہ کس نے بجائی سویرے سویرے

کوئی ماہِ تاباں سرِ بزم آیا خوشا بخت فاران کی چوٹیوں سے
مٹیں کفر کی ظلمتیں اب جہاں سے زمیں جگمگائی سویرے سویرے

فلک کے ستارے مہ و مہرِ تاباں یہ دیکھو سرِ شام ہی سے ہیں رقصاں
مناتے ہیں یہ جشنِ میلادِ حضرت ہے پرچم کشائی سویرے سویرے

گئے دن خزاں کے بہار آگئی ہے، ہر شاخ غنچوں نے کی لب کشائی
عنادل ہیں مصروف نعتِ پیمبر، ہے مدحت سرائی سویرے سویرے

وہ ذاتِ معظم، نبیِ مکرم وہ آئے جو ہیں وجہِ تخلیقِ عالم
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا بڑا رنگ لائی سویرے سویرے

ہوئے دور ظلم و ستم کے اندھیرے کوئی آگیا بن کے نورِ ہدایت
چلو آج واصف منائیں مسرت کہ ہے عید آئی سویرے سویرے

نعت شریف

یادِ سرکار کی لے کے ہم روشنی ہند سے سوئے طیبہ اگر جائیں گے
دل کی دنیا میں ہوگی عیاں روشنی اپنے بگڑے مقدر سنور جائیں گے

اے مرے دل کی دھڑکن پریشاں نہ ہو، روز و شب آنسوؤ مضطرب تم نہ ہو
جذبۂ دل سلامت ہے اپنا اگر اک نہ اک روز اے چشمِ تر جائیں گے

پڑھ کے میں سورۂ نور کرنے لگا ذکر روئے منور سرِ شام جب
ظلمتیں چیخ اٹھیں پیٹ کر اپنا سر، ہائے اب ہم کہاں اور کدھر جائیں گے

کُفر کیوں ہم سے آمادۂ جنگ ہے، ظُلم ! تو اپنی قوت پہ مت ناز کر
جاگ اُٹھا گر کہیں جذبۂ حیدری پھر یہ سب تیرے لشکر بکھر جائیں گے

اِک طرف ماہ و انجم کی جلوہ گری اِک طرف طلعتِ رُوئے نورِ خدا
چاند کے حُسنِ ظاہر کے شیدائیو! جاؤ جاؤ اُدھر، ہم اِدھر جائیں گے

ذرّے ذرّے سے ہو گی عیاں روشنی مدّتوں تک مہکتی رہے گی گلی
اے حبیبِ خدا نورِ ربّ العُلیٰ آپ جس راستے سے گذر جائیں گے

ہم غلامِ شہنشاہِ دُنیا و دیں، دیکھ موجِ بلا ! تو اُلجھنا نہیں
ورنہ طوفانِ رنج و الم سب کے سب یاد رکھ پل میں یہ تیرے سر جائیں گے

روزِ محشر پریشانیوں میں سبھی مارے مارے پھریں گے اِدھر سے اُدھر
پا ہی جائینگے تسکینِ قلب و جگر جس گھڑی پیشِ خیر البشر جائیں گے

یاوری کی مقدّر نے واصفؔ اگر، سوئے طیبہ ہوا اگر ہمارا سفر
رَوضۂ پاک پر دیں گے ہم حاضری چھوڑ کر پھر نہ ہم اُنکا در جائیں گے

نعت شریف

"تضمین بر کلام اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ"

جس پہ جنّت ہے فدا، ہے وہ بیابانِ عرب
زینتِ باغِ جناں، سنبل و ریحانِ عرب
روکشِ مہرِ فلک، ذرۂ تابانِ عرب

"تابِ مراٰتِ سحر، گرد بیابانِ عرب
غازۂ روئے قمر، دودِ چراغانِ عرب"

تھا دلِ اُمّتِ عاصی تو بہت گھبرایا
للہ الحمد کہ اب شافعِ محشر آیا
چار سُو آج شفاعت کا ہے بادل چھایا

"عرش سے مژدۂ بلقیسِ شفاعت لایا
طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

تیرے قدموں کے تلے حُسنِ مہ و کاہکشاں
طالبِ دید ہے خلاقِ حسینانِ جہاں
ہے تیرے حُسنِ خداداد کی تمثیل کہاں
"حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب"

یادِ ساقیٔ مدینہ سے میسّر ہے سرور
آج کرتا ہوں میں ذکرِ رخِ پُرنورِ حضور
ہر طرف کون و مکاں میں ہے تجلّی کا وفور
"بزمِ قدسی میں ہے یادِ لبِ جاں بخشِ حضور
عالمِ نور میں ہے چشمۂ حیوانِ عرب"

آپؐ کے فیض کے مشکور ہیں افلاک و زمیں
اِک نگاہِ کرم اے گنبدِ خضرا کے مکیں
آپؐ کی نعت میں ہے واصفِ مہجورِ حزیں

"کرمِ نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسّانِ عرب"

نعت شریف

یاد آگئی ہے اُن کی یہ دل شاد کام ہے
وجہِ نشاط و کیف محمدؐ کا نام ہے

تاروں کے قمقمے ہیں، ضیاءِ مہر و ماہ کی
آمد ہے آج کس کی بہت انتظام ہے

آؤ بقدرِ ذوق پیو میکشو! یہاں
ساقی کا لطفِ عام ہے گردش میں جام ہے

شکوہ ہے تجھ کو آج بھی ناکامیوں کا گر
شاید کہ تیرا ذوقِ طلب نا تمام ہے

لِللّٰہ ایک بار اِدھر کیجئے نظر
اس دم تباہ آپؐ کا ہر اِک غلام ہے

لاتنترفعو! خدا نے کہا زائرو! یہاں
آواز کو بلند بھی کرنا حرام ہے

جا اے صبا! حضورؐ کے روضے پہ عرض کر
واصف کا بھی بہت ہی ادب سے سلام ہے

نعت شریف

پھول کھلتے نہ کلیاں چٹکتیں، چرخ پر کوئی تارا نہ ہوتا
بزمِ عالم میں گر جلوہ فرما آمنہؓ کا دُلارا نہ ہوتا

مُصطفےٰ مالکِ دو جہاں ہیں، اُنکی ہر سمت ہے حکمرانی
ڈوب کر کیوں نہ سورج پلٹتا چاند کیسے دوپارہ نہ ہوتا

بحرِ غم میں سفینہ پھنسا تھا دشمنی کر رہی تھیں ہوائیں
ڈوب جاتا سفینہ جو ہم نے دل سے اُن کو پکارا نہ ہوتا

یہ زمیں، آسماں، ماہ و انجم یہ چمن یہ کلی کا تبسم
مصطفےٰ گر نہ تشریف لاتے دلنشیں یہ نظارہ نہ ہوتا

روزِ محشر پریشانیاں تھیں، اِذھبُوا اِذھبُوا کی صدا تھی
وہ تو کہئے کہ سرکار آئے ورنہ کوئی ہمارا نہ ہوتا

قلبِ واصف کی ہے یہ تمنا کاش آئے وہ دن وہ مہینہ
سر کے بل اُن کے در پر پہنچتا اور واپس دوبارہ نہ ہوتا

تخلص ــــــــــ صمد ایزدی
نام ــــــــــ محمد عبدالصمد
پیدائش ــــــــــ ۱۹۳۸ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

مہر نکلے غرب سے اس بات کا امکان ہے
ٹل نہیں سکتا مرے آقا کا جو فرمان ہے

اُن کی عظمت پر زمانہ کس لئے حیران ہے
جب ورفعنا لک ذکرک نبی کی شان ہے

کون اتنے کر و فر سے داخلِ ایمان ہے
اب عبادت، خانۂ حق میں علی الاعلان ہے

کیا ملک کیا عرش ہے کیا فرش کیا انسان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

یوں چلے سدرہ کے آگے تاجدارِ انبیاء
ٹھہر کر روح الامیں بھی ششدر و حیران ہے

صبح صادق ۵

ہر عمل ہے آپ کا تصدیقِ احکامِ خُدا
سیرتِ سرکار تو آئینۂ قرآن ہے

ایسی نازل ایک اُمّی پر ہوئی اُمُّ الکتاب
جو ہمیشہ کے لیے سرچشمۂ فیضان ہے

اُن کے نعلینِ مُبارک سے کہ جو مس ہو گیا
بس خزف ریزہ وہ رشکِ لُولُو و مرجان ہے

اے خدا کر دے عطا پھر زورِ بازوئے علیؓ
ہر مسلمان آج کل بے حوصلہ بے جان ہے

سورشیں ہیں آج کل افغانیوں کے مُلک میں
ایک بابِ داستانِ خونچکاں ایران ہے

جلد کُل ارضِ فلسطین غاصبوں سے پاک ہو
ہے اگر ارمان کوئی تو یہی ارمان ہے

دُور کر دے عالمِ اسلام کی بےچینیاں
ہر طرف ہیجان ہے، طوفان ہے بُحران ہے

آیت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سے ہمیں
مُشکلوں میں بھی صمد اک حوصلہ ہر آن ہے

نعت شریف

آمنہؓ کا چاند مکے سے فروزاں ہوگیا
آج ہر بزم دو عالم میں چراغاں ہوگیا
اس زمین و آسماں میں آمنہؓ کے پھول سے
یعنی ہر اک گلستاں میں آمنہؓ کے پھول سے

اب ہمیشہ کے لئے جشنِ بہاراں ہوگیا

وہ پشیمانی کا عالم بند مٹھی رہ گئی
کلمۂ سرکارؐ جب پڑھنے لگی ہر کنکری

دیکھ کر یہ معجزہ بوجہل حیراں ہوگیا

بعدِ پیغمبرؐ، ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان کا
حضرتِ عثمانؓ و حیدرؓ کے ہر اک احسان کا

معترف اس دور میں ہر ایک انساں ہوگیا

یہ بزرگی یہ تحمل یہ وفا یہ مرتبہ
کس قدر اب معتبر ہے شانِ حضرت عائشہؓ

اُن کی عصمت کا ضمانت دار قرآں ہوگیا

اے سراقہؓ ہاتھ میں ہے یہ نشانی پیار کی
ہو گئی پیشین گوئی سچ مرے سرکارؐ کی

ہل گیا کسریٰ کا کنگن فتح ایراں ہو گیا

یہ محبت یہ عقیدت یہ تعلق استوار
تب کہیں عشق رسولؐ اللہ میں آیا قرار

جب اویس قرنیؓ کا ہر دانت قرباں ہو گیا

یہ بجا ہے کہ رہ دین خدا کو چھوڑ کر
یہ حقیقت ہے طریق مصطفےٰؐ کو چھوڑ کر

آج پستی میں ہر اک جانب مسلماں ہو گیا

معجزہ ایسا نبی کا، کان نتھنے کٹ گئے
بدر کے میداں میں چہرے کافروں کے پھٹ گئے

ایک مٹھی خاک میں وہ زور طوفاں ہو گیا

اے صمد اب سامنے کے یہی منظر تو کیا
ہر طرف سے مجھ پہ برسے اے صمد پتھر تو کیا

میں بھی اک دیوانہ شاہِ رسولاں ہو گیا

نعت شریف

تجھ پر ماہِ ربیع الاوّل قرباں دونوں عالم
احمدِ مرسل آئے صلی اللہ علیہ وسلم

چاند ستارے کچھ بھی نہ تھے
یہ نظارے کچھ بھی نہ تھے
لوح و قلم ہو یا کرسی
ہر شے تھی ناپید ابھی
لا الٰہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ

سب سے پہلے خلق ہوا ہے نورِ نبی اکرم

پانی، مٹی، آگ، ہوا
وسعت میں یہ ارض و سما
حور و ملائک، خلدِ حسیں
فرشِ زمیں و عرشِ بریں
انجم، سورج، کاہکشاں
دریا، صحرا، کوہِ گراں

جب کچھ بھی موجود نہ تھا موجود تھے فخرِ آدم

رب کی نوازش ہر جانب
نور کی بارش ہر جانب
فرش و عرشِ اعظم میں
دھوم ہے دونوں عالم میں
آج انہیں کی آمد ہے
جن کا نام محمد ہے

آج درودِ پاک ہی پڑھئے ہر اک لحظہ پیہم

ہم ہیں اُن کی اُمت میں   ہم ہیں سایۂ رحمت میں
قول میں اپنے صادق ہیں   ہم بھی اُنکے عاشق ہیں
کتنی عظمت اُن کی ہے   آج ولادت اُن کی ہے
جن کی غلامی کے متمنی عیسیٰؑ ابنِ مریم

نسبت سے نبیوں نے کی   جو بھی دُعا مقبول ہوئی
اللہ اللہ یہ رُتبہ کہ   اللہ اللہ یہ درجہ کہ
کارِ نبوت کرتے تھے   آقا کا دم بھرتے تھے
موسیٰؑ، یونسؑ، ابراہیمؑ و نوحؑ و شیثؑ و آدمؑ

اُن کے نام کے صدقے سے   کام بنے ہیں نبیوں کے
پڑھتے ہیں خاص دعام صمد   ورد کلمہ یہ نام صمد
لیتے جاؤ نام یہی   کرتے جاؤ کام یہی
نامِ پاک نبی تو وہ ہے جو ہے اسمِ اعظم

نعت شریف

کہیں راستے میں بچھائے ہیں کانٹے کہیں پتھروں سے لہو تک بہائے
مگر کملی والے کا عالم تو دیکھو زباں پر کبھی بد دعا تک نہ لائے

یہ پُر نور صبحیں، یہ تابندہ سورج، یہ روشن ستارے، یہ ماہِ منوّر
بہ فیضِ جمالِ نبیؐ معظّم، خدا کی قسم سب کے سب جگمگائے

اُدھر اُن کا اقدام نفاق تنلانہ، اِدھر دیکھ اعجازِ پیغمبرانہ
ذرا سا دیا صرف دامن کو جھٹکا، عمرؓ ابن خطاب ایمان لائے

چلے آیئے وا درِ میکدہ ہے، یہاں پر مئے حُبِّ احمدؐ ملے گی
جو کوئی اسے صدقِ نیّت سے پی لے کبھی عمر بھر وہ بہکنے نہ پائے

سرِ بزم مدحِ حبیبِ خدا میں بہ جوشِ عقیدت صدا ایزدی ہم
خدا کی قسم نعت ایسی پڑھیں گے زمیں تو زمیں آسماں جھوم جائے

نعت شریف

مرے جنوں پہ تصدق ہزار دانائی
مجھے زمانہ کہے مصطفےٰ کا شیدائی

مرے رسولؐ کے صدقے ملی وہ رعنائی
بہارِ خلد مدینے کو دیکھنے آئی

جو ہو نصیب میں دیدارِ گنبدِ خضرا
مجھے قبول اسی شرط پر یہ بینائی

وہ شان فقرِ غلامانِ مصطفےٰ میں ہے
سلام کرتی ہے جس کو ادب سے دارائی

ہوئی زمانے میں الحاد و کفر و باطل کی
وجودِ ملتِ بیضا کے دم سے پسپائی

جو مدح خوانِ پیغمبر ہیں، اُنکی ہوتی ہے
خدائے پاک کی جانب سے عزت افزائی

خدا کے فضل سے عشقِ رسولِ اکرمؐ سے
ہر ایک قلبِ مسلماں میں ہے توانائی

صمدؔ یہ سچ ہے کہ جنت ہے ملکیت اُن کی
رسولِ پاک کے جو ہو گئے ہیں شیدائی

سلام

سلامتی چاہتے اگر ہو بنام خیر الانام بھیجو
نبیٔ اکرم ہیں فخرِ آدم درود بھیجو سلام بھیجو
اُنہیں کے صدقے نجات ہوگی رہوگے تم شاد کام بھیجو
ہر ایک لحظہ ہر ایک لمحہ ہر ایک پل صبح و شام بھیجو
درود پڑھ لو زبان پر آئے جب محمدؐ کا نام، بھیجو

زمین تو ہے زمین یہ آسمان بھی ہو گیا منوّر
اسی کی برکت سے آج دونوں جہان بھی ہو گیا منوّر
چمک رہا ہے جو گود میں آمنہؓ کے ماہ تمام، بھیجو

نبیؐ کو معراج کی خبر اب سنائیں تو کس طرح سنائیں
ادب ہے ملحوظ، کشمکش ہے جگائیں تو کس طرح جگائیں
کھڑے ہیں جبرئیلؑ، سو رہے ہیں حضور عالی مقام، بھیجو

زمین بھی مچل گئی ہے یہ آسماں بھی مچل گیا ہے
وہ میزباں مہرباں ہے اتنا کہ مہماں بھی مچل گیا ہے
نبیؐ عالی مقام میرے خدا سے ہیں ہمکلام، بھیجو

جو کوئی صدیقؓ بن گیا ہے تو کوئی فاروقؓ بن گیا ہے
اگر غنیؓ ہو گیا ہے کوئی تو کوئی شیرِ خدا ہوا ہے
یہ سب اُنہیں کی نگاہ کے ہیں نمونۂ فیضِ عام، بھیجو

زمیں بھی اُن کی، قمر بھی اُن کا یہ خیمۂ آسماں بھی اُن کا
یہ لوح بھی یہ قلم بھی اُن کا یہ عرش یہ لامکاں بھی اُن کا
اُنہیں کی مرضی سے دونوں عالم کا چل رہا ہے نظام، بھیجو

خُدا کے نزدیک دیکھتے ہو شفیعِ روزِ جزا کی عظمت
یہ مرتبہ اور یہ شان و شوکت، فضیلتیں بھی ہیں محوِ حیرت
رسولِ اکرم پہ اب نبوت کا ہو گیا اختتام، بھیجو

بسی ہوئی ہے تمہارے دل میں صمد حبیبِ خُدا کی اُلفت
نبیِ اُمی، شہِ دو عالم، رسولِ اسلام کی بدولت
صمد ملے گا تمھیں بھی محشر میں آبِ کوثر کا جام، بھیجو

تخلّص ———— زاؔہد جعفری

نام ———— محمد ثقلین

پیدائش ———— ۱۹؍ جنوری ۱۹۴۱ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

"احسانِ محمدؐ"

زندگی عکسِ رُخِ آئینۂ قرآن ہے

جانکنی میں جس کے لب پر منجمد مسکان ہے

مردِ مومن ہے، وہ شیدائے شہِ ذیشان ہے

جن کو کہتے ہیں محمدؐ وہ ہے رحمت کا گلاب

عطر زا شاخِ رسالت پر شفاعت کا گلاب

جس کو کہتے ہیں مدینہ نور کا گلدان ہے

میری سانسیں میری آنکھوں کی لرزتی چلمنیں

"یا نبیؐ" کہتی رہیں گی میرے دل کی دھڑکنیں

جسم کی رگ رگ میں جب تک خون کا دوران ہے

جو رسولؐ اللہ کا ہے نام لیوا آدمی
مسئلہ ہو خیر کا تو موم جیسا آدمی
سامنا ہو شر کا تو فولاد کی چٹان ہے

عرش و فرش و بحر و بر، جنّ و ملک، انسان کی ذات
صدقۂ شخصیتِ اقدس ہے ساری کائنات
عالم عالم[۱] پر محمدؐ کا بہت احسان ہے

ہوتے ہوتے ایک دن وہ وقت آئیگا ضرور
دستِ حق ایمان کا نشتر لگائے گا ضرور
قلبِ مسلم میں اگر اوہام کا سرطان ہے

منحصر ہے مرضئ مولاؐ پہ سارا مسئلہ
ہم گنہگاروں کی قسمت کا ہے یوم فیصلہ
کبریا ہے، آپؐ ہیں اور حشر کا میدان ہے

کچھ تو زاہد جعفری پر بھی نوازش چاہیئے
المدد اے ابرِ رحمت اب رخِ بارش چاہیئے
میرے آگے مفلسی کا زرد ریگستان ہے

ع۱ :- مصرعہ طرح میں تصرف کیا گیا

مشورہ

یارو! شہِ بطحا سے رحمت کی فضا مانگو
ماحول سلگتا ہے، گیسو کی گھٹا مانگو

جو نامِ محمدؐ پر مرجائے وہ زندہ ہے
جینے کی ہے خواہش تو مرنے کی دعا مانگو

فردوس کی منزل کا ملنا ہے بہت آسان
بس رہبرِ اعظم کا نقشِ کفِ پا مانگو

ایمان بھی، عزت بھی، جنت بھی، شفاعت بھی
جو چاہو گنہگارو! مانگو، نہ خدا مانگو

وہ رحمتِ عالم ہیں، وہ شافعِ محشر ہیں
خود اپنے گناہوں کی رو رو کے سزا مانگو

کیوں غارِ حرا دل کا سونا ہے مسلمانو!
اُس ذہنِ مقدس سے اِقرأ کی صدا مانگو

ناسورِ مصائب کا مہلک ہے بہت لیکن
وہ فخرِ مسیحا ہیں، بس اُن سے شفا مانگو

سَو بار نہ وہ دیں تو میں نام بدل دوں گا
اے مانگنے والو! کچھ اک بار ذرا مانگو

ظُلمت میں جہالت کی گھٹ جائیگا دم لوگو!
اُس نورِ مجسم سے ایمان کی ضیاء مانگو

اصحابِ پیمبرؐ سے جینے کا چلن سیکھو
اولادِ محمدؐ سے مرنے کی ادا مانگو

زاہد جو مری مانو، مرنے سے ذرا پہلے
داتا سے مدینہ میں اِک قبر کی جا مانگو

سمندر کا بلاوا

اپنے حبیبؐ کو وہ فلک پر بلائے گا
خوشبو کو اپنے پاس گلِ تر بلائے گا

دیوانۂ نبیؐ ہوں، کہیں بھی رہوں مگر
میری جبیں کو کعبہ کا پتھر بلائے گا

اے کلمہ گو رسولؐ سے اِحق کوئی چھوڑ دے
ورنہ یہ ذوق دار کے اوپر بلائے گا

آئے گی جھومتی ہوئی مسجد میں کائنات
جس وقت "عندلیبِ پیمبرؐ" بلائے گا

اِقراء باسمِ ربک کے واسطے خدا
اپنے نبیؐ کو غار کے اندر بلائے گا

ہر تشنہ لب غلام کو محشر کی دھوپ میں
سدرہ کے نیچے ساقیٔ کوثر بلائے گا

بے چین ہو گا تو بھی مدینہ کا بادشاہ
جس دم تڑپ کے کوئی گدا اگر بلائے گا

اے منزلِ نجات کے دشمن! سنبھل سنبھل
دوبارہ پھر نہ آخری رہبر بلائے گا

دے گا اشارہ حشر میں جب "رحمتِ تمام"
ہم عاصیوں کو خلد کا افسر بلائے گا

نامِ حسینؓ لے کے بہتّر کی روح کو
کرب و بلا میں دین کا پیکر بلائے گا

ذرّوں کو آفتاب بنانے کے واسطے
خود آمنہؓ کا ماہِ منوّر بلائے گا

زاہد! مجھے ضرور کریں گے نبیؐ طلب
دریا کو اپنی سمت سمندر بلائے گا

ارادے

دل سوچتا ہے عشقِ پیمبرؐ سمیٹ لوں
میں چاہتا ہوں رحمتِ داور سمیٹ لوں

آتا ہے! آئے وقت کا طوفان بے پناہ
لیکن ذرا سفینے کا لنگر سمیٹ لوں

زیستِ نبیؐ پہ آ کے مسلمان ہو گئے
دیکھوں تو چین کے پلکوں سے کنکر سمیٹ لوں

پہنچوں صبا کے ساتھ جو طیبہ کے دشت میں
کانٹوں کو میں سمجھ کے گلِ تر سمیٹ لوں

قدموں کو چومتا تو چمکتا بہت مگر
ذرّوں کا کس طرح سے مقدّر سمیٹ لوں

گونجے اگر اذان دوبارہ بلال رضؓ کی
آواز کے حسین مہ و اختر سمیٹ لوں

قسمت کے پھیر دیکھوں گا اے گردشِ حیات!
پہلے نبیؐ کی زلف کے گھونگھر سمیٹ لوں

دیکھو گے مُحتسب! مرے آنسو کا معجزہ
اس آئینے میں چاہوں تو کوثر سمیٹ لوں

کل کھینچوں گا میں گنبدِ خضرا کے خال و خط
آنکھوں میں آج خُلد کا منظر سمیٹ لوں

مدحِ نبیؐ کروں تو مگر اے مرے خدا!
کاغذ پہ کیسے سارا سمندر سمیٹ لوں

زاہد میں وہ فقیر ہوں وقتِ ثنائے شاہؐ
نوکِ قلم سے مُلکِ سکندر سمیٹ لوں

"اظہارِ واقعی"

نبیؐ کا نقشِ قدم خُلد کا پتا دے گا
چلے چلو کہ تمھیں وقت راستہ دے گا

نبیؐ کا ذکر جلالت مآب کرتے رہو
حصارِ غم میں یہ جینے کا حوصلہ دے گا

قُریش مکہ بچھائیں گے راہ میں کانٹے
مرا خلیق پیمبر مگر دُعا دے گا

ادب سے چوم اُٹھا لے صحابی اکرمؓ
کہ تاج و تختِ محمدؐ کا بوریا دے گا

اگر کلام کرے گا پیمبرِ اُمّیؐ
تو لفظ لفظ کو قرآن سے ملا دے گا

حُسینؓ اور محمدؐ ہیں لازم و ملزوم
ثبوت دے گا تو میدانِ کربلا دے گا

حریمِ وقت سے باہر نہ آئے گا سورج
جلش کا بُلبُل پُر سوز جب صدا دے گا

صُبحِ صادق مرحوم

ترے حبیب کا خادم ہوں لایا ہوں آنسو
خدائے روزِ جزا! بول مول کیا دے گا

مریضِ ہجرِ رسالت مآب کو زاہد
غبارِ راہِ مدینہ فقط شفا دے گا

نورانی انقلاب

ظلم تھا بیحد جہاں میں اور جہالت بیحساب
شیطنت تھی کار فرما، اہرمن تھا کامیاب
ظلمتیں چھائی ہوئی تھیں شرک کی الحاد کی
چار سو منڈلا رہے تھے کفر بدعت کے سحاب
دھند، تاریکی، اندھیرا، ظلمتیں تھیں ہر طرف
تھے گہن میں معرفت کے آفتاب و ماہتاب
بُت پرستی، خانہ جنگی، بربریت، کشت و خوں
تھے کتابِ زندگی کے کس قدر تاریک باب

جاگتا تھا جنگ کا، نفرت کا خونیں دیوتا
سو رہی تھی آدمیت، زندگی تھی محوِ خواب

کھیلتا تھا خون کی ہولی جہاں میں آدمی
پی رہا تھا مست ہو کر خونِ انساں کی شراب

لوٹ کر عصمت کے جوہر ناز کرتا آدمی
جشن کرتا، ناچتا، گاتا، بجاتا تھا رباب

تنگ تھا انسان پر خود عرصۂ امن و حیات
زندگی اِک دردِ سر تھی اور جینا تھا عذاب

زندگی اِک دردِ سر تھی اور وہ بھی مستقل
جس کا کوئی حل نہ تھا، گویا خداوندی عتاب

آخرش اِن حرکتوں پر چیخ اٹھی کائنات
اِنقلاب و انقلاب و انقلاب و انقلاب

سُن کے اُس آواز کو، قدرت کو بھی آیا جلال
اور پھر کرنا پڑا بے دینیوں کا سدِ باب

یعنی اُس کو سرکشوں کی رہبری کے واسطے
بھیجنا ہی پڑ گیا "احمد" کو کر کے انتخاب

ظلمت کی تاریکیوں کے بعد اک دن صبح کو
ہو گیا بطحیٰ سے طالع "آمنہؓ" کا آفتاب

قیصر و کسریٰ کے معبد میں بجھی صدیوں کی آگ
اس کی تابانی میں کھوئی اخترِ رے وہ آب و تاب

شمعِ حجت میں جسکے دم سے نور کی بارش ہوئی
چھٹ گئے بدعت کے بادل مل گئی راہِ صواب

ماہِ کامل آمنہؓ کا جس کا احمدؐ نام ہے
خلق کا پیکر، امیں، صادق، نبی، امّی خطاب

مالکِ کُل، مہرِ مروّت، داعیِ پیغامِ حق
رہبرِ راہِ صداقت، حاملِ امّ الکتاب

عالمِ اسرارِ پنہاں، واقفِ رازِ خدا
باعثِ ایجادِ عالم، شافعِ یومِ الحساب

عرش سے بھیجا خدا نے جو صحیفہ جو کتاب
آپؐ سے منسوب ہے وہ آپؐ ہی سے انتساب

آؤ نذرِ جعفری آؤ منائیں مل کے ہم
۱۴۰۰
چہار دہ صد سالہ جشنِ بعثتِ ختمی مآب

تخلص ـــــــ شفیق جلال پوری
نام ـــــــ غلام محی الدین
پیدائش ـــــــ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

مصطفٰے کے نقش پا کا حل کوئی عرفان ہے
تا قیامت لائقِ صد رشک وہ انسان ہے

انبیاء میں سب سے افضل مصطفٰے کی شان ہے
مدح خوانِ مہ و پرانِ ایں ثنا اب قرآن ہے

ہادیٔ عالم بھی ہیں وہ شافعِ محشر بھی ہیں
"دونوں عالم پر محمد کا بہت احسان ہے"

چہرۂ ہستی کے اک اک خال و خد روشن ہوئے
یہ نگاہ مصطفٰے کے حسن کا فیضان ہے

قیصر و کسریٰ کی سطوت آگئی قدموں تلے
خاکساری پر فدا ہر شوکتِ سلطان ہے

شاہِ بطحا، نورِ یزداں، رحمۃ اللعالمیں
ایک ہے لفظِ محمدؐ مختلف عنوان ہے

تذکرہ تھا نور کا اس واسطے تجھ پر شفق
اب اندھیری قبر کا بھی مرحلہ آسان ہے

نعت شریف

میرا ہر جذبِ تصوّر کار فرما ہوگیا
دل کی آنکھوں سے محمدؐ کا نظارہ ہوگیا

باعثِ تخلیقِ آدمؑ نور اُن کا ہوگیا
اس لئے لازم فرشتوں کو بھی سجدہ ہوگیا

روک رکھا ہے خدا نے عرش پر خود اسلئے
ہیں مجسّم سامنے، معدوم سایا ہوگیا

ہر طرف عالم میں تھیں پھیلی ہوئی تاریکیاں
آمنہ کا چاند چمکا اور اُجالا ہوگیا

سب کو ہے معراج پر حیرت مجھے تو اس پہ ہے
نورِ حق کس طرح آ کر آدمی سا ہو گیا

اُن کے اس فیضان کے صدقے کہ مجھ کو بھی شفق
رفتہ رفتہ نعت گوئی کا سلیقہ ہو گیا

نعت شریف

بعد از خدائے پاک محمدؐ کی ذات ہے
خالق خدا وہ منتظمِ کائنات ہے
منزل کی فکر ہے نہ غمِ حادثات ہے
جس کی تلاش میں ہوں وہی میرے ساتھ ہے
اک جبرئیلؑ تھے کہ رہے منتہیٰ تلک
اک تو کہ ماورائے حدِ ممکنات ہے
سب تجھ پہ منکشف ہوئے اسرارِ کبریا
کتنی عظیم تر شبِ اسریٰ کی رات ہے

واعظ نہ سبز باغ دکھا خلد کا مجھے
آنکھوں میں میرے کوچۂ والا صفات ہے

مرہونِ شفقت آپ کے ہیں گو مہر و ماہ ہیں
مولا کی مجھ پہ بس نگہِ التفات ہے

نعت شریف

ہم اُسی راہ پر اب بھی ہیں گامزن کتنے بھٹکے جسے پُر الم دیکھ کر
نقشِ پائے محمد ہیں خود رہنما کیوں ڈریں راہ کے پیچ و خم دیکھ کر
محسنِ دیں پیغامِ امن آئے کاروانِ بشر منزلِ اوج کی جستجو ہے اگر
ایسے رہبر کا دامن رہے ہاتھ میں خود جھکیں جس کو دیر و حرم دیکھ کر
جستجو میں تری ہم رہے روز و شب، جانتے تھے ہے دشوار راہِ طلب
خود ہی منزل قدم چومنے کو بڑھی حوصلہ اور ثباتِ قدم دیکھ کر
چشمۂ فیض محدود تیرا نہ تھا، رہتا پیاسا کوئی ایک ایسا نہ تھا
ابرِ رحمت تھا خاکِ جہاں کیلئے، کب یہ برسا عرب یا عجم دیکھ کر

چاند کی فتح تجھ کو مبارک مگر، اے خلاء کے مسافر نہ مغرور ہو
صدیوں پہلے سے روندا کسی نے اسے جا یقیں کر نقوشِ قدم دیکھ کر

اُن کو اُمّی خدا نے کہا ہے اگر، اس کے معنی غلط ہم نے سمجھا مگر
اُن کا سینہ ہے لوحِ محفوظ سے چلتا ہے جس کی مرضی قلم دیکھ کر

اُن پہ جو لفظ اُترا وہ قرآں بنا، کھنچ کے فاروقؓ بھی آیا تو حلقہ میں شاہ
سنگریزے بھی تسبیح پڑھنے لگے، اختیاراتِ شاہِ اُمم دیکھ کر

ایک جیسا تھا شاہ و گدا، درسِ انسانیت جس پہ تو نے دیا
خوئے نخوت و بغضِ باطل کی رکنے لگی خاکساری میں جاہ و حشم دیکھ کر

وہ ہیں سردار اور رہبرِ انبیاء، وہ ہیں انساں میں انسان سے ماسوا
جن کے اخلاق کو، سرنگوں ہو گئے، اے شفق اہلِ سیف و قلم دیکھ کر

نعت شریف

دارین کا نہ دل میں کوئی ڈر لئے رہو
بندے ہو خوفِ خالقِ اکبر لئے رہو

ہر لمحہ دل میں عشقِ پیمبرؐ لئے رہو"
سینے میں معرفت کا سمندر لئے رہو

بے خوف بادبانوں پہ لکھ کر نبیؐ کا نام
کشتی کو حادثات کی زد پر لئے رہو

نوعِ بشر کے واسطے ہے اِک اصولِ نَو
قرآں بلا بدستِ پیمبرؐ لئے رہو

تسکینِ دل کو چشمِ تصور میں روز و شب
خضرا کا اِک حسین سا منظر لئے رہو

روشن ہے کائنات محمدؐ کے نور سے
تم اپنی روشنی مہ و اختر لئے رہو

عِلم و عمل، خلوص و وفا، دردمند دِل
انسانیت کا ہے یہی جوہر لئے رہو

لکھی شفق خلوص سے ہے تم نے نعتِ پاک
پروانۂ نجات سمجھ کر لئے رہو

تخلّص ـــــــــــ انورؔ جلال پوری

نام ـــــــــــ انوار احمد

پیدائش ـــــــــــ ۶ جولائی ۱۹۴۷ء

نعتیہ نظم

طرحی

کلمۂ اوّل میں پنہاں آپؐ ہی کی شان ہے
آپؐ کی ذاتِ مبارک عرش پر مہمان ہے
آپؐ کی عظمت کا شاہد سورۂ رحمٰن ہے
اِس جہاں سے اُس جہاں تک آپؐ کا فیضان ہے

"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

آج کل دُنیا میں جو ہیجان ہے بحران ہے
ہر بشر کی زندگی کے گرد اِک طوفان ہے
باخبر شیطان ہے اور نیند میں انسان ہے
اِن مسائل کا جہاں میں حل فقط قرآن ہے

"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

عرشِ اعظم اُن کی خاطر بحر و بر اُن کے لئے

وسعتِ کون و مکاں شمس و قمر اُن کے لئے

اِس زمیں سے آسماں تک کا سفر اُن کے لئے

جو ہیں کلمہ گو نبی کے اُن کا یہ ایمان ہے

"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

آپؐ کا نورِ مبارک وجہِ خلقِ دو جہاں

آپؐ کے جلووں سے دنیا کی مٹیں تاریکیاں

پرچمِ باطل کی اُڑنے لگ گئیں سب دھجیاں

آدمیت آپؐ کے دم سے عظیم الشان ہے

"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

حضرتِ صدیقؓ افضل تر ہیں بعد از انبیاء

آپؐ نے فاروقِ اعظمؓ کے لئے کی تھی دعا

حیدرِ کرار سے ہے خاندانی سلسلہ

جامع القرآن ذاتِ حضرتِ عثمانؓ ہے

"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

سوزِ ایمانی سے جل جاتی ہیں اکثر بجلیاں
نعرۂ اللہ اکبر سے ہیں تھمتی آندھیاں
جا کے ساحل پر جلا دیتے ہیں اکثر کشتیاں
عاشقانِ مصطفٰے کی بس یہی پہچان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

چوم لوں بڑھ کر جو پتھر ہو نظر کے سامنے
سنگ ریزہ مثلِ گوہر ہو نظر کے سامنے
روضۂ اقدس کا منظر ہو نظر کے سامنے
میرے آقا بس یہی انور کا اب ارمان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

تخلص ــــــــــ شیدا جلال پوری
نام ــــــــــ محمد حسن
پیدائش ــــــــــ ۱۹۴۹ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

صاف لفظوں میں کتاب پاک کا اعلان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

تیرا ہر قول و عمل اسلام ہے قرآن ہے
تیری سیرت عظمتِ انسانیت کی جان ہے

ایک اُنگلی سے اشارہ کر کے یہ بتلا دیا
چاند کو دو ٹکڑے کر دینا بہت آسان ہے

سنگریزے کلمۂ توحید پڑھتے ہیں یہاں
یہ نبیؐ کا شہر ہے اس کی نرالی شان ہے

اس طرح اسلام کے دل ہیں محمدؐ مصطفےٰ
جس طرح قرآن کا دل سورۂ رحمٰن ہے

اس لئے سایہ نہیں تھا مصطفےٰ کے جسم کا
نور کا سایہ ہو، یہ تو غیر از امکان ہے

گنبدِ خضرا ہو وقتِ مرگ میرے سامنے
یارسول اللہ رشیدا کا یہی ارمان ہے

نعت شریف

یک بیک کافور دنیا سے اندھیرا ہو گیا
آمنہؓ کا چاند چمکا اور اُجالا ہو گیا

اَن گنت باطل خداؤں کا صفایا ہو گیا
قُل ھُوَ اللہُ اَحد کا بول بالا ہو گیا

ساحرانِ دہر سوچو معجزہ ہے یا کہ سحر
عرش پر ماہِ منور کیوں دو پارہ ہو گیا

طٰہٰ، یٰسٓ و مزمل کون ہے جز مصطفےٰ
ہر پیمبرؑ سے زیادہ حق کو پیارا ہو گیا

ابن مریم سے رسول اللہ نے رتبہ دیا
آمنہؓ کا لال تو فخرِ مسیحا ہو گیا

کہکشاں بنتی گئی نقشِ قدم کے فیض سے
آسماں معراج سے پُرنور جادہ ہو گیا

ساری دنیا میں کہیں ملتی نہیں اس کی مثال
آپ کا مسکن ہمارے دل کا سینہ ہو گیا

جنّ و انسان و ملائک کا ہے ہر دم اژدہام
رشکِ جنت ہے بالکل جنت کا روضہ ہو گیا

دور ہٹ اے تیرگی کفر و بدعت دور ہٹ
آفتاب انسانیت کا اب پیدا ہو گیا

بس میں اتنا جانتا ہوں اے رسولِ کبریا
آپ کی چشمِ عنایت پر میں شیدا ہو گیا

نعت شریف

وجہِ تخلیقِ کون و مکاں ہیں
مصطفےٰ سرورِ دو جہاں ہیں

نقشِ پائے قدم ہیں ستارے
مصطفےٰ زینتِ آسماں ہیں

آپ کے دستِ اقدس پہ آکر
سنگریزے بھی تسبیح خواں ہیں

کہہ رہی ہے یہ معراج کی شب
آپ کی عظمتیں بے کراں ہیں

ریت پر نقش پڑتا نہیں تھا
پتھروں پر قدم کے نشاں ہیں

جنگ کی آپؐ سے کافروں نے
آپ پیغامِ امن و اماں ہیں

منتظر ہے کرم کا یہ شیدا
مجھ کو گھیرے پریشانیاں ہیں

تخلّص ـــــــــ عرفان پرویز جلال پوری
نام ـــــــــ محمد عرفان
پیدائش ـــــــــ جون ۱۹۵۵ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

ہر طرف اے کم نظر فیضان ہی فیضان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

قبر کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی ایمان ہے
جس کے دل میں ضو فگن حبِ شہِ ذیشان ہے

تھام لے ہاتھوں سے دامن جو شہِ ابرار کا
حشر کا ہر مرحلہ اُس کے لئے آسان ہے

رحمۃ اللعالمیں ہیں تاجدارِ انبیاء
سب سے افضل تر خدا کے بعد اُنکی شان ہے

اے شہِ کونین کر دیں اک نگاہِ التفات
ہم کبھی ہیں منجدھار میں چاروں طرف طوفان ہے

آگ دوزخ کی اُسے ہرگز جلا سکتی نہیں
جان و دل سے جو رسول اللہؐ پر قربان ہے

ہم ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کے نام پر
کاش مر مٹ جائیں اپنا تو یہی ایمان ہے

فخر ہے پرویزؔ مجھ کو میں بھی ہوں اُن کا غلام
جس کی اِک اِک بات پر رطب اللساں قرآن ہے

تخلّص ________ شمسی قریشی
نام ________ شمسُ الدین احمد
پیدائش ________ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

آج بھی بے مثل حُسن یوسفؑ کنعان ہے
ہاں مگر حُسنِ محمدؐ ہی کا یہ فیضان ہے

ایک اُمّی اور منظّم شعبہ ہائے زندگی
آج تک اس کارنامے پر خرد حیران ہے

اُنؐ کے کردار و عمل کا بس یہی ہے تجزیہ
وہ خُدا کے نور، اُنؐ کی ہر ادا قرآن ہے

جُھکتے رہتے ہیں سدا در پر شہنشاہوں کے سر
آپؐ کے در کا گدا بھی رشکِ صد سلطان ہے

آبِ کوثر، حوضِ کوثر پر پلائیں گے وہی
روزِ محشر، شافعِ محشر کی یہ پہچان ہے

وہ امام الانبیاء، پیغمبرِ پیغمبراں
بحرِ ناپیدا کنارِ رحمتِ رحمٰن ہے

وجہِ تخلیقِ دو عالم جز محمدؐ کون ہے؟
گو بجُز کس سے صدائے کُن فکاں ہر آن ہے؟

یہ جہانِ آب و گل ہی صرف منّت کش نہیں
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

کہہ رہے ہیں برملا اوراقِ تاریخِ جہاں
عفو تو بس فاتحِ مکّہ ترا اعلان ہے

اے مدینہ! صرف نعلینِ نبیؐ کے فیض سے
ذرّہ ذرّہ تیرا رشکِ لولو و مرجان ہے

حرفِ کُن تو ہے فقط آغازِ مضمونِ حیات
اور "محمدؐ"؟ کُل کتابِ زیست کا عنوان ہے

پوچھئے مت مدحتِ خیر البشرؐ کا معجزہ
چشمِ دل سے دیکھئے کیا رتبۂ حسانؓ ہے

آپؐ کے چشمِ کرم کی ایک جنبش ہے بہت
مجھ سے عاصی کو بھی شمسیؔ یہ مرا ایمان ہے

نعت شریف

کفر کی چھائی گھٹا ہر سو اندھیرا ہو گیا
پھر سبب خورشیدِ ایماں کا ہویدا ہو گیا

اپنی بے نوری پہ نرگس کب تلک روتی بھلا
آخرش اک دیدہ ور گلشن میں پیدا ہو گیا

مرحبا اعجازِ انگشتِ یدِ والاصفات
اک اشارہ کر دیا اور مہ دو پارہ ہو گیا

کیا کسی خیبر شکن کی پھر ضرورت ہے اسے
ہو بہو سارا جہاں خیبر کا نقشہ ہو گیا

اے خوشا! چشمِ تصوّر کام آخر کر گئی
مجھ سے بے پر کو بھی طیبہ کا نظارہ ہو گیا

ملتفت جس پر نگاہِ ساقیٔ کوثر ہوئی
جامِ جم سے بڑھ کے اُسکے دل کا پیالا ہو گیا

شوق سے سورج سوا نیزے پہ اب ٹھہرا کرے
مجھ پہ کملی والے کی کملی کا سایہ ہو گیا

کاش پھر لبریز کر دے بادۂ ایمان سے
اے مرے ساقی تہی ہر دل کا پیالا ہو گیا

نعت کا اک حرف بھی مقبول ہو جائے اگر
شمسی یہ سمجھو کہ بخشش کا سہارا ہو گیا

نعت شریف

ارضِ شب گوں پہ تری ذات ضیا بار ہوئی
تیرگی اِک ترے آنے سے نگوں سار ہوئی

کسی اُمتی سے زمانہ نہ ذرا بھی بدلا
اور تری ذات کہ سازندۂ ادوار ہوئی

اور اک بار اسے درسِ محبت دیدے
پھر تری قوم اخوت سے ہے بیزار ہوئی

جان صدقے ترے اندازِ جہاں بینی کے
صبحِ بے شام کہ جس سے ہے نمودار ہوئی

مُنکرِ رحمتِ عالم! یہ بتا دے مجھ کو
ارضِ صحرائے عرب کس سے چمن زار ہوئی

کیسی بے مثل رہی فرماں روائی تیری
ہمنوا خود تری جمعیّتِ اغیار ہوئی

شمسیؔ بہتر سے بھی بہتر وہ ہم جیسوں سے
اُس کفِ پا سے بھی مس خاکِ جو اک بار ہوئی

شانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شانِ محمدؐ ، اللہ اکبر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

شاہِ مکرم ، نیّرِ اعظم
فخرِ دو عالم ، رحمتِ عالم

شافعِ محشر ، ساقیِ کوثر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

نور کے پیکر! محبوبِ داور!
خلق کے سرور! دیکھا ہے اکثر!

ابر کا سایہ آپؐ کے سر پر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

محسنِ انساں ساقیٔ دوراں
صاحبِ قرآں مشعلِ ایماں

در کے گدا ہوں کسریٰ و قیصر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

چہرہ تاباں شمعِ فروزاں
مہرِ درخشاں مظہرِ یزداں

فرشِ زمیں پر ماہِ منوّر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

مالکِ جنّت عرش کی زینت
تاج نہ نخوت سب پہ حکومت

"ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر"
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

ثانی نہ پایا دیکھا نہ سایا
چاند بھی ٹوٹا شمس بھی پلٹا

قدموں کے ذرّے رشکِ صد اختر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

کامل و اکمل نبیوں میں افضل
دُنیا میں اجمل احمدِ مُرسل

رحمتِ حق کے آپؐ سمندر
اللہ اکبر اللہ اکبر

کوئی نہ کہتر کوئی نہ برتر
آپؐ کے در پر سب ہیں برابر

اللہ اکبر ، شانِ پیمبرؐ
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

دیکھو تو ان کے کیسے ہیں رُتبے
پیارے نبیؐ کے ساتھی ہیں سُوتے

فاروقِ اعظمؓ ، صدیقِ اکبرؓ
اللہ اکبر اللہ اکبر

کیسے سخی ہیں کیسے جری ہیں
جانِ نبیؐ ہیں شانِ نبی ہیں

یارانِ سرورؐ عثمانؓ و حیدرؓ
اللہ اکبر اللہ اکبر

آقا کے دَر پر سَر کو جُھکا کر
پڑھتا میں جا کر نعت برابر

کاش یہ ہوتا اپنا مُقدّر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

سیّدِ مکّی! احمدِ اُمّی!
آپ کا شمسی ہند کا باسی

نذرِ عقیدت آیا ہے لیکر
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

نعت شریف

ہے نمودِ کُل تجھی سے اے خُدا کے نُور والے
یہ وہ راز ہے کہ جس سے ہے خرد بھی مات کھائے
تو رہا کئی کئی دن ، ہے اگرچہ پی کے پانی
ترے دَر سے پھر بھی خالی نہ گیا کوئی سوالی
ترا کیا جواب ہو گا اے عظیم ظرف والے

تو نے معجزہ دکھایا یہ حیاتِ خانگی میں
ملی عائشہؓ کی سوئی ترے رُخ کی چاندنی میں
کروں صدقے حُسنِ یوسفؑ ترے حُسنِ ضوفشاں کے

تھا کبھی جو بن کے نکلا ترے جسم سے پسینہ
ابھی تک مہک رہا ہے اُسی عطر سے مدینہ
ترا وصف کیا بیاں ہو مرے کالی کملی والے

تری ذات اوّلیں بھی تو ہی ختمِ مُرسلیں بھی
تو چراغِ بزمِ دیں بھی اور تو ہی سراپا دیں بھی
تو کہ ہے حقیقتاً کیا اسے بس خُدا ہی جانے

وہ اَحد کہ جس نے "احمد" ترا نام پاک رکھا
ترے اُس کے درمیاں بس پڑا میم کا ہے پردہ
یہ حجاب اگر نہ ہوتا تجھے ہم نہ دیکھ پاتے

ترا قول، قولِ یزداں، ترا ہر عمل ہے قرآں
ترے ہر قدم پہ رقصاں ہے بہارِ فتحِ ایماں
ہیں فدا تری ہنسی پر مہ و کہکشاں ستارے

وہ ہوں خالدؓ و عبیدہؓ کہ ہوں جابرؓ و حذیفہؓ
ہر اک آخری نفس تک رہا دین کا ہمالہ
ترے جاں نثار نکلے بڑے معتبر جیالے

کوئی رُو ز رُو زِ بھینکے سرِ راہ تجھ پہ کوڑے
ترا ظرف یہ کہ پھر بھی تو مزاج اُس کا پوچھے
اِسی خُلق نے ہے چھوڑا اثرِ دُشمناں جھکا کے

یہی آرزو ہے دِل کی اے سفیرِ لامکانی!
کرے جھوم جھوم شمسی ترے در پہ نعت خوانی
یہی سلسلہ ہو جب تک کہ یہ دم نکل نہ جائے

نعت شریف

یہ کاہکشاں کیا ہے کیا ماہِ منوّر ہے
طیبہ کا ہر اِک ذرّہ خورشید سے بڑھ کر ہے
صحرائے عرب کیا ہے اِک ایسا گلستاں ہے
مُومن کے لئے جس کا ہر خار گلِ تر ہے
جس راہ گذر سے بھی سرکارِ عرب گذرے
شاہد ہے خدا اب تک وہ راہ معطّر ہے
انوار کی بارش بھی، بارانِ کرم پیہم
یثرب کا ہر اِک کوچہ فردوس کا منظر ہے

ہے سب سے جُدا شمسی اعجازِ تنِ اطہر
سایا بھی نہیں رکھتا اور سایا بھی سب پر ہے

تخلّص ———— نفیس جلال پوری

نام ———— نفیس احمد

پیدائش ———— ۵ر دسمبر ۱۹۵۵ء

نعت شریف

طرحی

اللہ اللہ اُن کی عظمت کس قدر بالشّان ہے
جن کی چوکھٹ پاک کا جبریل بھی دربان ہے

اے خدائے پاک وقتِ مرگ ہو لب پر مرے
"یا محمد مصطفےٰؐ" دِل کا یہی ارمان ہے

آپؐ ہی کا نور تو پیشانیٔ آدم میں تھا
جس کا شاہد آج بھی آئینۂ قرآن ہے

قبر کی تاریکیاں بھی خود بخود چھٹ جائیں گی
جلوہ گر سینے میں گر حبِّ شہِ ذیشان ہے

ہے اسی شمعِ ھدیٰ سے دینِ حق کی روشنی
احمدِ مرسلؐ پہ اپنا جان و تن قربان ہے

یہ شفق، یہ مہر و مہ، یہ کہکشاں کچھ بھی نہیں
سچ تو یہ ہے بس نبیؐ کے حسن کا فیضان ہے

اک نگاہِ لطف کر دیں آپؐ، آ جائے بہار
میرا باغِ زندگی بے رنگ ہے، ویران ہے

آپؐ کے صدقے ہوئی تخلیق عرش و فرش کی
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

اے نفیس احمد اگر دل میں رہے عشقِ نبیؐ
کچھ نہ ہو گا حشر میں اپنا یہی ایمان ہے

تخلص ——— اختر جلال پوری

نام ——— اختر اعجاز

پیدائش ——— یکم جنوری ۱۹۵۶ء (جلال پور)

نعت شریف

طرح

آمنہؓ کی گود میں ہیں مصطفےٰؐ کیا شان ہے
گویا رحلِ پاک پر رکھا ہوا قرآن ہے

بس یہی ہیں وجہِ تخلیق و بقائے کائنات
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

ایک خالق، ایک کعبہ، ایک قرآں، اِک نبیؐ
اِن عناصر پر، عناصر کا مِرے ایمان ہے

اس لئے ہم جان دیتے ہیں نبیؐ کے شہر پر
سارا عالم جسم ہے، شہرِ مدینہ جان ہے

دینِ فطرت کیا ہے؟ افعالِ محمدؐ مصطفیٰؐ
وصفِ کردارِ نبیؐ آئینۂ قرآن ہے

انبیائے محترم کرتے ہیں اختر احترام
دیکھ تو میرا نبیؐ کتنا عظیم الشان ہے

نعت شریف

سایا نہیں جو آپؐ کا ہم دیکھ رہے ہیں
انوارِ خدا آپ میں ضم دیکھ رہے ہیں

اے جانِ عرب، شانِ عجم، رحمتِ عالم
کافر پہ ترا رحم و کرم دیکھ رہے ہیں

یٰس ہے، طٰہٰ ہے، مدثر ہے، محمدؐ
قرآن میں القاب رقم دیکھ رہے ہیں

گرتے ہوئے ہیبت سے، رسولِ عربیؐ کی
طاقِ دلِ باطل سے صنم دیکھ رہے ہیں

صبح صادق ص۱۰

کنگورے جبیں خم کئے کسریٰ کے محل کے
حیرت سے ترا جاہ و حشم دیکھ رہے ہیں

ہمراہ رسالت کے امامت بھی ہے ضوبار
اک شیشے میں دونوں کو ہم دیکھ رہے ہیں

سرکارِ دو عالم سے ہے اخترؔ جسے اُلفت
وا اُس کے لئے بابِ ارم دیکھ رہے ہیں

نعت شریف

واقفِ رازِ کون و مکاں ہیں
مصطفٰےؐ سرورِ دو جہاں ہیں

سنگریزے بھی رطبُ اللساں ہیں
دستِ احمدؐ پہ تسبیح خواں ہیں

آپؐ بیشک ہیں محبوبِ داور
آپؐ ہی دین کے پاسباں ہیں

سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے
پائے نقشِ نبیؐ ضو فشاں ہیں

ہو کرم حالِ اخترؔ پہ آقاؐ
زندگی کے کڑے امتحاں ہیں

قطعات

روشنی ایسی نہ خورشید و مہ و اختر میں ہے
نور جیسا آپؐ کی پیشانیٔ انور میں ہے
سچ بتا! کیا خلد ہوگا تجھ میں وہ رنگِ بہار؟
روز ہر شام و سحر جو شہرِ پیغمبرؐ میں ہے

جس وقت ذکرِ خالقِ کون و مکاں چلے
اُس وقت ذکرِ واقفِ کون و مکاں چلے

معراجِ مصطفٰےؐ کا اگر تذکرہ کروں
میری زمینِ شعر سوئے آسماں چلے

سرخرو رنگِ محبت سے تمنّا ہو جائے
زندگی وقفِ ولائے شہِ بطحا ہو جائے
آستاں بوسی ہو جس وقت بھی اخترؔ اعجاز
روحِ اخترؔ بھی نکل جائے تو اچھا ہو جائے

تخلص ——— فراق جلال پوری

نام ——— فراق احمد

پیدائش ——— ۵ جون ۱۹۵۶ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

لمحہ لمحہ، دم بہ دم فیضان ہی فیضان ہے
"دونوں عالم پر محمدؐ کا بہت احسان ہے"

جو بھی پڑھ لے تا قیامت بھول سکتا ہی نہیں
آپؐ کے چہرے کے مانند آپؐ کا قرآن ہے

آپؐ ہی کے دم سے ہے شمس و قمر میں روشنی
آپؐ ہی کے ذات سے ارض و سما میں جان ہے

جس پہ عاشق ہے یہ حسن کائنات و زندگی
یا محمدؐ مصطفیٰ وہ کون سی مسکان ہے

ہاتھ میں ہے اب رسول اللہ کا دامن فراق
زندگی میں میری ہر مشکل بہت آسان ہے

نعت شریف

زلفوں میں بوئے خلد ہے، رخ پر نکھار ہے
وہ آمنہؓ کا پھول مجسم بہار ہے

دونوں جہاں میں بس ہے ہمارے نبیؐ کی ذات
قربان جس کی ذات پہ پروردگار ہے

مجھ کو بھی ایک دن وہ مدینے بلائیں گے
سرکارِ دو جہاں پہ مجھے اعتبار ہے

آکر ہٹا بھی دیجئے اے آمنہؓ کے چاند
آنکھوں کے آگے شرک کا گرد و غبار ہے

اللہ کے قریب اگر ہے کوئی فراق
وہ خوش نصیب وہ ہے جسے اُن سے پیار ہے

نعت شریف

ہونٹوں پہ ذکرِ ساقیِ کوثر لئے رہو
ہر لمحہ دِل میں عشقِ پیمبر لئے رہو
اَے مُومنو! نگاہ کرم وہ کرینگے خود
دل کی تمنا دل کے ہی اندر لئے رہو

حسنِ رُخِ نبیؐ کو دلوں میں اُتار لو
آنکھوں میں عکسِ روئے منوّر لئے رہو

باطل کی ظلمتوں میں نہ کھو جائے زندگی
سینوں میں روشنی کا سمندر لئے رہو

کیا جانے کب فراق طلب ہو حضور کی
اک نعت اپنے ساتھ برابر لئے رہو

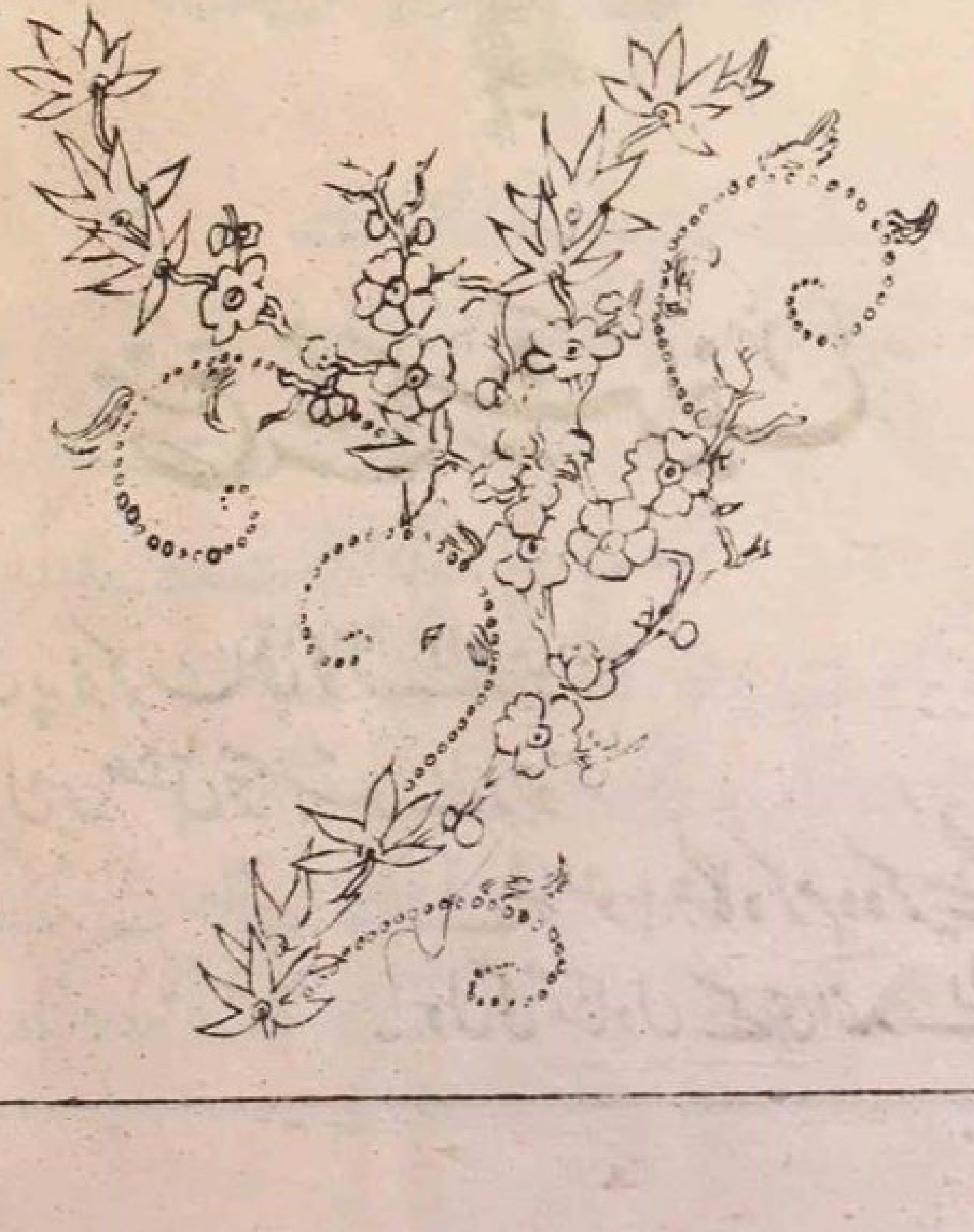

تخلّص ——— آفاق جلال پوری

نام ——— آفاق احمد فاخری

پیدائش ——— ۶ جولائی ۱۹۵۶ء (جلال پور)

نعت شریف

طرحی

آپ کی ذاتِ مقدس حاملِ قرآن ہے
آپ پر ساری خدائی ہر طرح قربان ہے

فرش سے تا عرش یہ جو نور کا سامان ہے
نقشِ پائے سرورِ کونین کا فیضان ہے

ظلمتِ باطل کبھی مجھ کو ڈرا سکتی نہیں
میری آنکھوں میں جمالِ جلوۂ ذیشان ہے

حضرتِ بو بکرؓ کے کردار کا کیا پوچھنا
ہر نفس لفظِ "صداقت" آپ پر قربان ہے

آپ ہی ہوتے نبی بعد محمد مصطفےٰ
اس حدیثِ پاک سے ظاہر عمرؓ کی شان ہے

ہے ہر اک مومن کے دل میں روشنی قرآن کی
کس قدر روشن کمالِ حضرتِ عثمانؓ ہے

سر کبھی باطل کا، حق کے سامنے اُٹھتا نہیں
یہ علیؓ شیرِ خدا کے عزم کا فیضان ہے

صدق گوئی، عدل اور زندہ دلی، عزم صمیم
عہدِ اصحابِؓ رسول اللہ کی پہچان ہے

کاش اے آفاق مل جائے درِ اقدس کی خاک
میں اُسے آنکھوں سے بوسہ دوں یہی ارمان ہے

نعت شریف

رازِ اُس نورِ مجسم کا ہویدا ہو گیا
آفتابِ اسلام کا چمکا سویرا ہو گیا

مرتبہ اُس کا فرشتوں سے بھی اُونچا ہو گیا
جو کہ اِک ادنیٰ غلامِ شاہِ بطحا ہو گیا

کفر کی تاریکیوں میں تھا نہاں سارا جہاں
"آمنہؓ کا چاند چمکا اور اُجالا ہو گیا"

کیا کہوں میں تجھ سے اے دل عظمتِ پائے رسولؐ
ذرہ ذرہ نقشِ پا کا رشکِ سینا ہو گیا

رونقِ عرشِ بریں پھر زینتِ فرشِ زمیں
ایک مقامِ عبدیت لمحے میں کیا کیا ہو گیا

فخر ہے آفاق ہم ہیں اُمتِ فخرِ جہاں
جن سے بخشش کا ہماری، رب سے وعدہ ہو گیا

آپؐ ہی ہوتے نبی بعدِ محمد مصطفیٰؐ
اس حدیثِ پاک سے ظاہر عمرؓ کی شان ہے

ہے ہر اک مومن کے دل میں روشنی قرآن کی
کس قدر روشن کمالِ حضرتِ عثمانؓ ہے

سر کبھی باطل کا، حق کے سامنے اٹھتا نہیں
یہ علیؓ شیرِ خدا کے عزم کا فیضان ہے

صدق گوئی، عدل اور زندہ دلی، عزمِ صمیم
عہدِ اصحابِؓ رسولؐ اللہ کی پہچان ہے

کاش اے آفاق مل جائے درِ اقدس کی خاک
میں اسے آنکھوں سے بوسہ دوں یہی ارمان ہے

نعت شریف

رازِ اُس نورِ مجسم کا ہویدا ہو گیا
آفتابِ اسلام کا چمکا سویرا ہو گیا

مرتبہ اُس کا فرشتوں سے بھی اونچا ہو گیا
جو کہ اِک ادنیٰ غلامِ شاہِ بطحا ہو گیا

کفر کی تاریکیوں میں تھا نہاں سارا جہاں
"آمنہؓ کا چاند چمکا اور اُجالا ہو گیا"

کیا کہوں میں تجھ سے اے دل عظمتِ پائے رسولؐ
ذرہ ذرہ نقشِ پا کا رشکِ سینا ہو گیا

رونقِ عرشِ بریں پھر زینتِ فرشِ زمیں
ایک مقامِ عبدیت لمحے میں کیا کیا ہو گیا

فخر ہے آفاق ہم ہیں اُمتِ فخرِ جہاں
جن سے بخشش کا ہماری، رب سے وعدہ ہو گیا

سلام

تجمل جلال پوری (مرحوم)

السلام اے رسولِ انام السلام

السلام انبیاء کے امام السلام

تم ہو ذوالاحترام، واجب الاحترام، خسرو نیک نام، ہم تمھارے غلام

ہے بہ عجز و ادب یہ ہمارا کلام

السلام السلام السلام

پیارے خیر البشر، تم جو ہو جلوہ گر، کیا ہے نادم قمر، خوش ہیں اہلِ نظر

کہہ رہے ہیں بصد عزت و احترام

السلام السلام السلام

دورِ اسلام کا، خلق میں آگیا، کفر غارت ہوا، نورِ حق کی ضیاء

پھیلی ہے اہل نظارہ ہیں شاد کام

السلام السلام السلام

اے رسولِ زمن، سرو قد گلبدن، چہرے کی ہے پھبن، رونقِ صد چمن

تم پہ قرباں ہیں غنچہ دہن لالہ فام

السّلام السّلام السّلام

نورِ چشمِ صفیؑ، سرورِ ہاشمی، شوکتِ دیں بڑھی، تم سے پیارے نبیؐ

دے رہا ہے گواہی خدا کا کلام

السّلام السّلام السّلام

بچپنے کے امیں، رحمۃ العالمیں، شاہِ دنیا و دیں، بے کسوں کے معیں

تم ہو عالم میں، پیارا محمدؐ ہے نام

السّلام السّلام السّلام

فخرِ آدم ہو تم، جانِ عالم ہو تم، ماہِ اکرم ہو تم، شاہِ اعظم ہو تم

خلق کی دلنوازی تمہارا ہے کام

السّلام السّلام السّلام

ہیں گلِ تر درود، نجم و گوہر درود، ان سے بڑھ کر درود، پڑھ کے تم پر درود

ہم خدا سے ہیں خواہانِ بخشش تمام

السّلام السّلام السّلام

اے رسولِ عربؐ، شاہِ عالی نسب، ہو عیاں فضلِ رب، مع تجمل کے اب

ہاتھ اٹھائے ہیں بہرِ دعا خاص و عام

السّلام السّلام السّلام

السّلام اے رسولِ انام السّلام — السّلام انبیاء کے امام السّلام

دُعا

علامہ اقبالؒ

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے

محرُوم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دِکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اِس شہر کے خوگر کو، پھر وسعتِ صحرا دے

پیدا دلِ ویراں میں، پھر شورشِ محشر کر
اِس محملِ خالی کو، پھر شاہدِ لیلا دے

اِس دَور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبّت دے، جو چاند کو شرما دے

رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریّا کر
خودداریٔ ساحل دے، آزادیٔ دریا دے

بے لَوث محبّت ہو، بیباک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر، دل صورتِ مینا دے

احساس عنایت کر آثارِ مُصیبت کا
اِمروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

میں بُلبُلِ نالاں ہوں ایک اُجڑے گُلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں، مُحتاج کو داتا کر

علامہ اقبالؒ

اراکین انجمن تحفظ تقدیسِ ادب

قصبہ جلال پور ضلع فیض آباد۔ یو۔ پی

۱۔ شیدا جلال پوری

۲۔ محمد احمد انصاری

۳۔ شمشی قریشی

۴۔ نفیس احمد انصاری

۵۔ شفق جلال پوری

۶۔ خورشید انور انصاری

۷۔ اختر ریاض انصاری

۸۔ علی احمد انصاری

۹۔ شکیل الزماں انصاری

۱۰۔ محبوب احمد انصاری

۱۱۔ حبیب احمد انصاری